سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات2015

جمعتہ المبارک،6۔مارچ2015

(یوم الجمع،14۔جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارھواں اجلاس

جلد 12: شمارہ 15

1345

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ6۔مارچ2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

## سرکاری کارروائی

(اے)مسودات قانون کا پیش کیا جانا،ان پر غور وخوض اور منظور کیا جانا

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2015ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2015فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کا قاعدہ95،94 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2015فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2015منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015 فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کا قاعدہ95،94اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

1346

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015 فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کا قاعدہ 94،95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015 فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کا قاعدہ 94،95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

1347

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015 فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کا قاعدہ 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015 منظور کیا جائے۔

## (بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون سکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2015)

مسودہ قانون سکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب 2015 کی (ضمن 18 سے) ضمن وار غور و خوض کا دوبارہ آغاز۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2015)

1348

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تشکیل،فرائض واختیارات)کریمنل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تشکیل،فرائض واختیارات)کریمنل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015(مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015(مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1349

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

جمعۃ المبارک،6۔مارچ 2015

(یوم الجمع،14۔جمادی الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّ
دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾

**سورۃ الأحزاب 41 تا 47**

اے اہل ایمان اللہ کا بہت ذکر کیا کرو(41)اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو(42)وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے(43) جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے(44)اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے(45)اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن (46)اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے(47)

**وما علینا الاالبلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

ذکر نبی دا کردیاں رہنا چنگا لگدا اے
ایس بہانے رل مل بہنا چنگا لگدا اے
آل نبی دی عزت خاطر وچ اکھاڑے دے
شیخ جنید دا جان کے ڈھیناں چنگا لگدا اے
مسجد نبوی دے وچ جاکے چھتریاں ہیٹھاں بہہ جانا
سبز گنبد نوں تکدیاں رہنا چنگا لگدا اے
اُچے بول نہ بول ظہوری رب دے بندے کہہ گئے نیں
نیویں نظر نال ٹُردیاں رہنا چنگا لگدا اے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جیل خانہ جات اور پاپولیشن ویلفیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب آزاد علی تبسم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آزاد صاحب!

جناب آزاد علی تبسم: جناب سپیکر! پچھلے دنوں میرے بیٹے آصف شہزاد کے گردے فیل ہو گئے تھے جس وجہ سے میں نے وہ وقت بہت کرب اور تکلیف میں گزارا۔ جب میاں محمد شہباز شریف کو پتا چلا تو انہوں نے میرے بیٹے کے علاج معالجے کے لئے خصوصی اقدامات کروائے۔ انہوں نے شریف میڈیکل کمپلیکس میں بین الاقوامی طبی سہولیات کے مطابق علاج کروایا اور الحمد للہ اب میرا بیٹا چند دن پہلے ہی مکمل صحت یاب ہو کر گھر منتقل ہوا ہے۔ میں جناب شہباز شریف صاحب کا انتہائی ممنون ہوں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دکھ اور تکلیف کی اس گھڑی میں میرا ساتھ دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آزاد صاحب! آپ کو بہت مبارک ہو اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کو صحت عطا فرمائے۔

جناب آزاد علی تبسم: جناب سپیکر! اسمبلی کے colleagues اور سٹاف کا جنہوں نے دکھ اور کرب کے ان لمحات میں مجھے support کیا میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

## سوالات

### (محکمہ جات جیل خانہ جات اور بہبود آبادی)

### نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال نمبر 608 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1154 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل30دسمبر2014کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

## صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے قیدیوں کی تفصیلات

*1154: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے بعد پھانسی کے انتظار میں کتنے قیدی ہیں،ایوان کی ہر جیل کے مطابق تعداد سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں سزائے موت کے وہ قیدی جو پھانسی کے انتظار میں ہوتے ہیں ان کو جیلوں میں کس طرح رکھا جاتا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) مذکورہ قیدیوں کو روزانہ کی بنیاد پر کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے بعد پھانسی کے انتظار میں 64 قیدی بند ہیں۔ جیل وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سزائے موت کے قیدی جو کہ پھانسی کے انتظار میں مقید ہیں ان کو دوسرے اسیران سے علیحدہ باحفاظت رکھا جاتا ہے اوران کے سیل صاف ستھرے ہوادار ہوتے ہیں ان کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت اہلکاران ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ان کے ساتھ جیل قوانین کے مطابق سلوک روا رکھا جاتا ہے بمطابق جیل مینول معیاری کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ ہفتہ وار کی بنیاد پر ان کے عزیز واقارب سے ملاقات کروائی جاتی ہے۔

(ج) سزائے موت کے قیدی جو کہ پھانسی کے انتظار میں مقید ہیں ان کو دوسرے اسیران سے علیحدہ باحفاظت رکھا جاتا ہے۔ان کے سیل صاف ستھرے ہوادار ہوتے ہیں ان کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت اہلکاران ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں ان کے ساتھ جیل قوانین کے مطابق سلوک روا رکھا جاتا ہے بمطابق جیل مینول معیاری کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ ہفتہ وار کی بنیاد پر ان کے عزیز واقارب سے ملاقات کروائی جاتی ہے میڈیکل چیک اپ کے لئے میڈیکل آفیسر کی سہولت کے علاوہ جیل ہسپتال میں موجود ہر طرح کی میڈیسن فراہم کی جاتی ہے ان کی مذہبی اور نصابی تعلیم کا بھی مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

**MRS AYESHA JAVED:** Mr Speaker! No more question. I am satisfied.

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1155 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 30۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

## صوبہ کی جیلوں میں ایڈز کے مریضوں کی موجودگی و دیگر تفصیلات

*1155: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں ایچ آئی وی ایڈز کے مریض موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے سالوں میں اس بیماری کے حوالے سے قیدیوں اور حوالاتیوں کے میڈیکل ٹیسٹ کرائے گئے؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کتنے قیدیوں اور حوالاتیوں کے یہ ٹیسٹ positive آئے، صرف تعداد سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) حکومت متاثرہ قیدیوں کے علاج اور دیگر کے بچاؤ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیلاً آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں! تقریباً اکاون ہزار نو سو اکتیس قیدیان حوالاتیان کے ٹیسٹ کروائے گئے۔

(ج) کل تقریباً 51931 قیدیان / حوالاتیان میں سے جن قیدیوں / حوالاتیوں کے ٹیسٹ مثبت (positive) آئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

| | | |
|---|---|---|
| i | Screening test HIV positive result | 436 |
| ii | Result of Elisa Test | 380 |
| iii | CD-4 Test | 99 |
| iv | Released Prisoner | 212 |
| v | Died Prisoner | 11 |
| vi | Confined in Jails | 213 |

(د) متاثرہ اسیران کا علاج معالجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں شروع کیا گیا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا گیا ہے تاکہ دوسرے اسیران اس بیماری سے محفوظ رہیں۔ایڈز سے متاثرہ اسیران کو باقاعدگی سے سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان سے چیک کروایا جا رہا ہے اور ڈاکٹر صاحبان کی ہدایات کے مطابق ادویات دی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ جیل میں مقید اسیران کو HIVایڈز سے بچاؤ کی تدابیر سے آگاہ کیا گیا ہے اس سے بچاؤ سے متعلق پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں اور باقاعدہ طور پر لیکچرز بھی دیئے جاتے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ عائشہ جاوید:** جناب سپیکر!اس میں میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ HIV بہت مہلک بیماری ہے میں اس کی تفصیل جاننا چاہتی ہوں کہ اس کے لئے مزید کیا کوئی اقدامات کئے گئے ہیں یا نہیں؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی،منسٹر صاحب!اس کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جتنے بھی اسیران جیل ہیں ان کے ہر قسم کے ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔2009 سے 2013 تک 51ہزار 9سو 31 لوگوں کی screening کی گئی اور ان کے ٹیسٹ لئے گئے ہیں جن میں سے 436 افراد کے ٹیسٹ positiveآئے تھے اور ابھی 2014 سے 2015 تک یعنی ان دو سالوں میں 31ہزار 3سو41لوگوں کے ٹیسٹ لئے گئے ہیں جس میں 198افراد کی HIV رپورٹ positiveآئی ہے۔اس وقت پورے پنجاب کی جیلوں میں صرف 87 مریضوں کے ایڈز کے ٹیسٹ positiveآئے ہیں اور ان کا علاج ہو رہا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت انتہائی نگہداشت اور نگرانی میں دوسرے مریضوں سے علیحدہ بیرک میں رکھ کر ان کا علاج کیا جاتا ہے۔

**محترمہ عائشہ جاوید:** جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ جن لوگوں کو HIV نہیں بھی ہے تو کتنے عرصے کے بعد ان کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! جو بھی قیدی جیلوں میں آتے ہیں ان کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ان کا مرحلہ وار procedure ہے جس میں ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت چار قسم کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور آخر میں وہ ٹیسٹ ہوتا ہے جو confirm کرتا ہے کہ اس میں ایڈز

positive ہے۔ یہ زیادہ تر وہ لوگ ہوتے ہیں جو نشے کے عادی ہوتے ہیں، یہ قیدی عارضی طور زیادہ آتے ہیں، بعض دفعہ پولیس بھی نشے کے عادیوں کو پکڑ کر اپنی گنتی کرنے کے لئے جیل میں ڈال دیتی ہے اور ان میں سے زیادہ تر لوگ جلد release ہو جاتے ہیں۔ اس وقت پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی ٹیم کی نگرانی میں 87 لوگ ہیں، ان کا maximum دیکھ بھال کا طریق کار ہوتا ہے اور اس کے لئے specialist ڈاکٹر بھی آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک awareness campaign بھی چلائی جاتی ہے، وہ مریض جن میں ابتدائی نشانیاں ہوتی ہیں لیکن بیماری confirm نہیں ہوتی ان کو علیحدہ رکھا جاتا ہے، ان میں awareness campaign چلائی جاتی ہے، احتیاطی تدابیر بتائی جاتی ہیں اور میڈیکل رُو سے maximum facilities دیتے ہوئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی ٹیم کی نگہداشت میں رکھا جاتا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! کتنے عرصے کے بعد ان کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کتنے عرصے کے بعد مریضوں کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! بالفرض اگر آج وہ screening میں نہیں آئے تو کیا کچھ عرصے کے بعد بھی اُن کی screening کی جاتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ایک سال میں دو یا تین دفعہ یہ ٹیسٹ جیلوں میں ضرور ہوتے ہیں۔ میں نے last week قصور جیل کا surprise visit کیا تو اُس وقت بھی اڑھائی تین سو قیدیوں کے ٹیسٹ ہو رہے تھے۔ یہ ایک routine matter ہے اور ہر تین چار ماہ بعد قیدیوں کے ٹیسٹ ہوتے رہتے ہیں۔ تمام جیلوں میں ان ٹیسٹوں کی facilities موجود ہیں اور عملہ بھی موجود ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اگر HIV کے مریض diagnose ہو جاتے ہیں تو کیا ایسی سہولت ہے کہ اُن کو ٹیچنگ ہسپتال یا کسی دوسرے ہسپتال میں refer کیا جائے تاکہ اس کی prevention کے ساتھ اس کا treatment بھی ہو کیونکہ یہ تو اس کا حل نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!آپ ان کی بات سنیں کیونکہ انہوں نے اس کا جواب پہلے ہی دے دیا ہے۔منسٹر صاحب!آپ دوبارہ بتادیں کہ وہ87مریض آپ نے کہاں رکھے ہوئے ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:اُن مریضوں کو کہاں پرrefer کیا جاتا ہے اور کیااس ہسپتال میںspecialistڈاکٹر موجود ہوتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!اس کاایک طریق کار ہے۔ویسے تمام جیلوں میں ڈاکٹر موجود ہیں اور جب کوئی ایسا ٹیسٹpositiveآتا ہے تو گورنمنٹ کے specialist ڈاکٹر جو موجود ہوتے ہیں ان کوcall کیا جاتا ہے۔یہ چیف منسٹر صاحب کاایڈز کنٹرول پروگرام پورے پنجاب کے لئے ہے اس میں ایک ٹیم ہے جس کے through بھی specialist ڈاکٹر visit کر کے check کرتے ہیں اور اگر مریض کو باہر ہسپتال میں admit کرانے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہی specialist ڈاکٹروں کی ٹیم check کر کے recommend کرتی ہے۔اگر وہ یہ recommend کرتی ہے کہ ان مریضوں کا علاج جیل میں ممکن نہیں ہے لہذاان کو ہسپتال میں شفٹ کر دیا جائے تو پھر ان کو ہسپتال میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،بہت شکریہ۔اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

**MIAN MUHAMMAD RAFIQUE:** On his behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی،میاں صاحب!

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!یہ سوال نمبر26 ہے۔اس کو پڑھا لکھا تصور ہی نہ کیا جائے بلکہ پڑھا لکھا مان لیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 2۔جنوری2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

## صوبہ میں بہبود آبادی کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*26: میاں نصیر احمد: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز موجود ہیں؟

(ب) ان مراکز میں عوام کی بھلائی کے لئے کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں اور عوام کو ان مراکز سے کیا کیا سہولیات حاصل ہو رہی ہیں؟

(ج) لاہور شہر میں بہبود آبادی کے کل کتنے فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں، ان کے نام اور تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

**وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):**

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ بہبود آبادی کے مندرجہ ذیل مراکز موجود ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| 1- | فلاحی مراکز | 1500 |
| 2- | فیملی ہیلتھ کلینک (FHC) | 119 |
| 3- | فیملی ہیلتھ موبائل یونٹ (FHMU) | 117 |

(ب) ان مراکز سے عوام کی بھلائی کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جارہی ہیں:۔

1- خاندانی منصوبہ بندی کے طریقے برائے خواتین و حضرات
2- ماں اور بچے کی صحت کی دیکھ بھال
3- جنسی بیماریوں کی روک تھام سے متعلق معلومات کی فراہمی
4- بالغوں کے تولیدی مسائل سے متعلق معلومات و راہنمائی
5- بانجھ پن کے علاج سے متعلق مشورہ جات
6- مرد حضرات کے تولیدی مسائل کا حل
7- عام بیماریوں کا علاج
8- زنانہ مردانہ مانع حمل جراحی۔

(ج) لاہور شہر میں محکمہ بہبود آبادی کے 101 فلاحی مراکز ہیں جس میں سے چار مراکز عارضی طور پر سٹاف کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند ہیں ان مراکز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کا جواب ہے کہ ان مراکز سے عوام کی بھلائی کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جارہی ہیں جن میں خاندانی منصوبہ بندی کے طریقے برائے خواتین و حضرات شامل ہیں۔ کیا محترمہ وزیر صاحبہ کچھ وضاحت فرمائیں گی کہ یہ سہولیات ان مراکز میں فراہم کی جاتی ہیں پھر بھی آبادی کیوں بڑھ رہی ہے؟ آبادی کے بڑھنے سے حکومت بھی خوفزدہ ہے جبکہ آئینی طور پر مردم شماری ہر دس سال کے بعد لازم ہے، عدالتیں بھی اس پر توجہ نہیں دے رہیں اور بلدیاتی الیکشن کے پیچھے سارے پڑے ہوئے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، منسٹر صاحبہ!

**وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):** اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسے یہ بات کر رہے ہیں کہ آبادی بڑھ رہی ہے اور پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ پر یہ ایک طرح سے انگلی اٹھا رہے ہیں کہ کام نہیں ہو رہا تو یہ غلط ہے۔ جب سے یہ حکومت آئی ہے تو سمجھیں کہ یہ پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ ایک نیا ڈیپارٹمنٹ کھلا ہے کیونکہ اس سے پہلے اس ڈیپارٹمنٹ میں اتنا ہی پیسا تھا کہ صرف تنخواہ دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ پٹرول کے لئے اور نہ کسی اور چیز کے لئے پیسا تھا سوائے UNFP سے جو ہمیں contraceptive ملتے تھے صرف وہ ہوتے تھے اس کے علاوہ دوائی تھی اور نہ ہمارے پاس human resource تھا۔ اب پہلی دفعہ 3.6 بلین کی رقم ملی ہے جس سے ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کو درست کر رہے ہیں یعنی اپنا human resource پورا کر رہے ہیں اور دوائیاں بھی پوری دی گئی ہیں۔ ہم یہ بھی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں میں awareness پیدا کریں، اس ڈیپارٹمنٹ کو ایسا بنائیں کہ اس کا پیغام، awareness اور پالیسی کو صحیح طریقے سے دُور دراز علاقوں اور ہر عورت تک پہنچائیں۔ معزز ممبر آبادی کی بات کر رہے ہیں تو ہماری پوری کوشش ہے بلکہ ہم realize کرتے ہیں کہ اگر آبادی کنٹرول نہ ہوئی تو 2050 میں آبادی double ہو جائے گی۔ چیف منسٹر صاحب نے اس کو ایمرجنسی declare کیا ہے جس کے تحت ہم انشاء اللہ کام کریں گے۔ ابھی ایک سال ہوا ہے لہذا آپ ہمیں تھوڑا وقت دیں تو انشاء اللہ ہم آبادی کنٹرول کر پائیں گے۔ اس میں صرف ہماری کوشش ہی نہیں ہے بلکہ NGOs اور سول سوسائٹی کی بھی ہے۔ ہم اور آپ سب مل کر جب کوشش کریں گے تو hopefully we will be able to control.

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! میں محترمہ کے بیان سے مطمئن ہوں لیکن پھر بھی میرا سوال محلِ نظر ہے کہ مردم شماری سے حکومتیں اور عدالتیں کیوں گریزاں ہیں؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** میاں صاحب! انہوں نے اس کا جواب نہیں دینا۔ اگلا سوال نمبر 3606 ملک ذوالقرنین ڈوگر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

**چودھری اشرف علی انصاری:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 2-جنوری2015کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال)

## ضلع گوجرانوالہ: محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3847:چودھری اشرف علی انصاری:کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں،ان مراکز کے انچارج کون،کب سے ہیں؟

(ب) پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز کو12-2011اور13-2012میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے،کیاان فنڈز کاآڈٹ کروالیاگیاہے؟

(ج) پاپولیشن ویلفیئر سنٹر کو12-2011اور13-2012کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ United Nations Fund of Population (UNFP)منصوبہ بندی کے لئے فنڈز فراہم کرتا ہے اگر درست ہے تو اس مد میں کتنی رقم ضلع گوجرانوالہ کے مراکز کو فراہم کی گئی اور یہ رقم کن سرگرمیوں پر خرچ کی گئی،معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل 64فیملی ویلفیئر سنٹرز مختلف مقامات پر کام کررہے ہیں،وہاں پر تعینات انچارجز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز کو12-2011اور13-2012میں بالترتیب -/2,53,62,000 روپے اور -/4,68,04,741روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے اوران فنڈز کا باقاعدہ آڈٹ کروالیاگیاہے۔

(ج) پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز کو12-2011میں کوئی ادویات فراہم نہیں کی گئیں جبکہ 13-2012میں -/13,31,470روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔

(د) UNFPمحکمہ بہبود آبادی کو فیملی پلاننگ ٹریننگ اور بہبود آبادی پروگرام کی آگاہی سے متعلقہ سرگرمیوں کی مد میں فنڈز فراہم کرتاہے جو صوبائی سطح پر خرچ کئے جاتے ہیں۔انہی سرگرمیوں کی مد میں UNFP AWP 2012 کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن کی سطح پر مذہبی سکالرز اور علماء کی آگاہی کے لئے ایک سیمینار کا انعقاد کیاگیاجس پر -/162,280 روپے خرچ ہوئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ United Nations Fund of Population (UNFP) منصوبہ بندی کے لئے فنڈز فراہم کرتا ہے۔ اگر درست ہے تو اس مد میں کتنی رقم ضلع گوجرانوالہ کے مراکز کو فراہم کی گئی اور یہ رقم کن سرگرمیوں پر خرچ کی گئی؟ میں نے یہ پوچھا تھا کہ کتنی رقم فراہم کی گئی ہے اور کہاں پر خرچ کی گئی جس کے جواب میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ 62ہزار 280روپے خرچ کئے گئے جبکہ فراہمی کا ذکر نہیں ہے کہ ان کو کتنے فنڈز ملے اور ان میں سے کتنے خرچ ہوئے؟ یہاں پر خرچ کا ذکر ہے لیکن فراہم کتنے ہوئے اور جو بقایا بچے وہ کدھر گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کی تفصیل اس جواب میں نہیں ہے۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! UNFP کی یہ بات کر رہے ہیں تو وہ ہمیں as such کوئی funding نہیں کرتی۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو فیڈرل گورنمنٹ سے funding ملتی ہے اور اب 15جون 2015 میں وہ funding بند ہو گی تب پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو پنجاب گورنمنٹ چلائے گی۔ UNFP سے ہمیں جو فنڈ ملتا ہے وہ صرف ہمیں seminars اور آگاہی پروگرام کے لئے ملتا ہے۔ یہ جو ایک لاکھ 62ہزار 280روپے کی رقم بتائی گئی ہے یہ seminars، مذہبی سکالراور علماء کی آگاہی کے لئے خرچ کی گئی ہے۔ یہ رقم وہاں کے افسر نے خرچ نہیں کی بلکہ سیکرٹری صاحب خود یہ رقم دے کر seminars کرواتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ کو اتنی زیادہ funding نہیں ہے کہ جس کا ہم آپ کو حساب دے سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ تھی کہ فنڈز فراہم کتنے کئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ان کو اتنے فنڈز نہیں دیتے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جب ان کو فنڈز ہی اتنے فراہم کئے گئے ہیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہتی ہیں کہ فنڈز نہیں فراہم کرتے۔ جتنے فنڈز انہوں نے دیئے ہیں وہ خرچ کر دیئے ہیں۔

**چودھری اشرف علی انصاری:** جناب سپیکر!اس میں بتایا گیا ہے کہ جو رقم خرچ کی گئی ہے اس میں مذہبی سکالراور علماء کی آگاہی کے لئے ایک seminar مرتب کیا گیا تھا۔ کیا محترمہ وزیر صاحبہ یہ بتا سکیں گی کہ علماء اور مذہبی سکالر کون کون تھے، ان کو کیا آگاہی دی گئی تھی، اس آگاہی سے کتنے فوائد حاصل ہوئے اور اس کے کیا results ملے ؟

**وزیر بہبود آبادی(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):** جناب سپیکر!یہ جو فنڈ ہمیں ملا ہے یہ صرف اس activity کے لئے ملا ہے اور علماء و سکالرز کو ہم on board لائیں گے

They will play a very important role in the population welfare department.

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کے پاس نام ہیں کہ کن کن مذہبی سکالرز اور علماء کو اس سیمینار میں یہاں بلایا گیا تھا۔

**وزیر بہبود آبادی(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):** اس سیمینار میں جو گوجرانوالہ میں ہوا تھا؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، بالکل۔

**وزیر بہبود آبادی(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):** جناب سپیکر! کن کن کو بلایا گیا تھا، ان کا میں ابھی پوچھ کر بتا دیتی ہوں اور میرا خیال ہے کہ ان میں ایک تو نعیمی صاحب تھے جنہیں بلایا گیا تھا اور۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** چلیں، آپ اس کی تفصیل انصاری صاحب کو دے دیجئے گا۔

**وزیر بہبود آبادی(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):** جناب سپیکر! we will provide detail to you because at the moment میرے پاس پوری تفصیل نہیں ہے کیونکہ سکالرز بلائے گئے تھے مگر ایک ایک کا نام اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شکریہ۔ اگلا سوال نمبر4326 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4757 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ عائشہ جاوید:** شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر1156 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## صوبہ کی جیلوں میں سزائے موت کی قیدی خواتین کی تفصیلات

*1156: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے مقدمات میں خواتین کی تعداد کیا ہے نیز کتنی خواتین کے مقدمات زیر التواء ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) مورخہ 24-09-2013 تک صوبہ پنجاب کی جیلوں میں 198 قیدی خواتین مقید ہیں۔

(ب) مورخہ 24-09-2013 تک صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے مقدمات میں 35 خواتین جبکہ 695 خواتین کے مقدمات زیر التواء ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ میرا سوال 2013 میں آیا تھا اور اس کا جواب بھی انہوں نے اسی سال دے دیا تھا تو کیا منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کیونکہ اب یہ دوبارہ 2015 میں آ رہا ہے تو اس کے جواب میں کوئی update ہے یا اب تک وہی figure ہے جو 2013 میں 695 تھا، اب بھی وہی یا اس میں کچھ فرق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سوال pending کیا گیا تھا کیونکہ اس کا جواب 2013 میں آ گیا تھا وہ کہہ رہی ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جی، بالکل میں اپنی بہن کو latest figure دینا چاہوں گا کہ اس وقت 2015 میں 15 فروری تک پنجاب کی تمام جیلوں میں 226 خواتین قیدی ہیں اور اس وقت سزائے موت کی قیدی پنجاب کی تمام جیلوں میں 44 ہیں جبکہ مختلف مقدمات میں خواتین حوالاتی جنہیں ابھی تک سزا نہیں ہو سکی وہ 668 ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! جن کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں ان کی تعداد 168 ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، محترمہ! 668 ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گی کہ چلیں، اسی سوال کے اندر سے ضمنی سوال کر رہی ہوں کہ 2013 سے 2015 تک 695 اور 668 میں تو کوئی فرق نہیں آیا یعنی یہ تعداد تو ادھر ہی کھڑی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جرائم میں اضافہ۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! حوالاتیوں کو ہم نے سزا دینی ہے اور نہ انہیں باہر بھیجنا ہے کیونکہ جو ہمارے پاس موجود ہیں یہ ان کی figure ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 5454 ڈاکٹر عالیہ آفتاب صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1157 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## صوبہ کی جیلوں میں قیدی خواتین کو رہا کروانے کے لئے فنڈز کا قیام و دیگر تفصیلات

*1157: محترمہ عائشہ جاوید : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قومی جوڈیشل پالیسی کی رپورٹ کے مطابق جو خواتین قیدی دیت، قصاص یا کوئی بھی جرمانہ ادا کرنے کے قابل نہ ہوں ان کی امداد کے لئے حکومت بیت المال میں سے فنڈز مہیا کرے گی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب حکومت نے ایسا کوئی فنڈ سالانہ بجٹ 13-2012 میں مختص کیا ہے، اگر ہاں تو کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا؟

(ج) جتنی قیدی خواتین کی مذکورہ عرصہ میں اس فنڈ سے امداد کی گئی ہے ان کی تعداد سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) قومی جوڈیشل پالیسی کے مطابق جو خواتین دیت قصاص یا کوئی بھی جرمانہ ادا کرنے کے قابل نہ ہوں ان کی امداد کے لئے بیت المال سے فنڈ مہیا کر کے ان کی رہائی کا بندوبست کیا جائے گا۔

(ب) سال 2012 اور سال 2013 میں کوئی بھی خاتون قیدی دیت قصاص یا جرمانہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے جیل میں بند نہ تھی اس لئے بیت المال میں سے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا تھا۔

(ج) جیسا کہ جز(ب)میں بیان کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا یہ سوال تھا کہ ہماری قومی جوڈیشل پالیسی میں بیت المال کی طرف سے کوئی فنڈ رکھا گیا ہے تو جواب ہے کہ چونکہ کوئی خاتون ایسے مقدمہ میں ملوث نہیں تو اس وجہ سے فنڈ ہی نہیں رکھا گیا تو کیا وزیر موصوف بتانا چاہیں گے کہ کیا فنڈ یہ دیکھ کر رکھا جاتا ہے کہ اس میں قیدی آیا ہے یا موجود ہے، کیا as per need basis fund ہوتا ہے یا اس کی allocation محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس وقت پورے پنجاب کی جیلوں میں کوئی ایسی خاتون قیدی نہیں ہے کہ جس کی دیت یا جرمانہ یا کسی وجہ سے سزا پوری کر چکی ہو لیکن وہ جیل کے اندر ہو، ابھی تک کوئی ایسی نہیں ہے۔ جب requirement ہوتی ہے اور جب کوئی ایسی صورت حال ہوتی ہے تو اس وقت اس فنڈ کے لئے بیت المال کو request کی جاتی ہے۔ میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اس وقت پنجاب کی جیلوں میں کوئی ایسا male قیدی بھی نہیں ہے کہ جو صرف سزا پوری کر چکا ہو اور جرمانہ کی وجہ سے بند ہو اس کے لئے ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب سے request کی تھی تو انہوں نے ہمیں پچھلے سال چار کروڑ آٹھ لاکھ روپے دیئے جس سے ہم نے 126 قیدیوں کو رہا کیا۔ اس کے علاوہ مخیر حضرات بھی اس مد میں تعاون کرتے رہتے ہیں بلکہ بہت سارے لوگ خود ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی ایسے قیدی ہیں جو جرمانہ کی وجہ سے بند ہوں اور سزا پوری ہو چکی ہو تو اس میں مخیر حضرات کی طرف سے بھی 70 لاکھ روپے دیئے گئے جس سے 50 قیدیوں کو رہا کیا گیا۔ قرشی والوں نے بھی تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے اس مد میں خرچ کیا جس سے 59 قیدیوں کو رہا کیا گیا۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق ہماری یہ پالیسی ہے کہ ہم ایک سال میں دو تین مرتبہ پوری جیل کا ریکارڈ collect کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا قیدی ہو کہ وہ جرمانہ یا دیت کی وجہ سے جیل میں قید ہو تو اس حوالے سے ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے request کرتے ہیں۔ بیت المال سے ہم نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا کیونکہ ہمارے پاس فنڈز موجود ہیں اور خاص طور پر رمضان المبارک میں لوگ بہت زیادہ تعاون کرتے ہیں۔ اس وقت پورے پنجاب کی جیلوں میں ایک بھی ایسا قیدی نہیں ہے جو فنڈ یا جرمانہ کی وجہ سے بند ہو۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! On his behalf

**جناب قائم مقام سپیکر:** سوال نمبر بولیں!

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! سوال نمبر 2494 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## صوبہ کی جیلوں میں بند نشہ کے عادی افراد کو سہولیات کی فراہمی و منشیات کی فروخت کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2494: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں بند مختلف نشہ کے عادی افراد کے لئے Rehabilitation Centres کے قیام کے لئے حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کو مختلف تجاویز ارسال کی ہیں، ان تجاویز کی تفصیل کیا ہے اور ان تجاویز پر عملدرآمد کا کب تک امکان ہے، یہ سنٹر کہاں کہاں قائم کئے جائیں گے؟

(ب) نشہ کے عادی افراد کو جیل میں فی الحال کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں، کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں بڑے پیمانہ پر منشیات فروخت ہوتی ہیں اور اس معاملہ میں اڈیالہ جیل سب سے زیادہ بدنام ہے؟

(ج) جیلوں میں منشیات کی فروخت اور فراہمی کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے مطلع فرمائیں خصوصاً یہ بھی بتائیں کہ گزشتہ چار سال میں جیل کے عملہ کے کتنے افراد کو منشیات فروشوں کے ساتھ تعاون کے الزام میں ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) پنجاب کی تمام جیلوں میں نشہ کے عادی اسیران کے لئے مخصوص بیرکس موجود ہیں جہاں پر نشے میں مبتلا اسیران کو رکھا جاتا ہے اور ان کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز نہ دی ہیں۔

(ج) وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز نہ دی ہیں۔ تمام ملازمین جن کو سزا دی گئی ان کی تفصیل مع نام ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! سوال تھا کہ منشیات کی فروخت اور اس کی فراہمی کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تو اس کے جواب میں ہے کہ وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز نہیں دیں تو آپ سوال اور اس کے جواب میں مطابقت دیکھ لیں۔ آگے تمام ملازمین جن کو سزائیں دی گئی ہیں، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر ہے۔ سوال یہ تھا کہ منشیات کی فروخت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ اس کے متعلق نہیں بتایا گیا کہ منشیات باہر سے کیسے اندر آتی ہیں، کون لے کر آتا ہے اور آئندہ ایسا ہو گا کہ نہیں ہو گا تو میری بھائی سے درخواست ہے کہ ضرور اس کا جواب بتائیں؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا یہ گیا تھا کہ کیا حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کو کوئی تجاویز ارسال کی ہیں؟ اس سلسلے میں عرض ہے کہ وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز مانگی ہیں نہ ہم نے انہیں ارسال کی ہیں۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** نہیں، منسٹر صاحب! اس سوال کے جز (ج) کو دیکھیں۔۔۔

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! لیکن میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں کہ محکمہ کی یہ ذمہ داری ہے اور ہم مختلف طریقوں سے ان منشیات کی روک تھام کے لئے کام کرتے رہتے ہیں جس میں سرچ آپریشن بھی ہے، سکیننگ مشینیں لگی ہوئی ہیں جن کے ذریعے سے ہم انہیں چیک کرتے ہیں اور مختلف سرپرائز visit بھی ہوتے ہیں۔ اس میں مکمل تفصیل دی گئی ہے کہ اتنے لوگوں کو اب تک ہم نوکری سے نکال چکے ہیں۔ کچھ لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں اور mostly لوگوں کو جن میں 16 لوگ ایسے ہیں جنہیں میں سمجھتا ہوں کہ جو ملوث پائے گئے ہیں، کو نوکری سے نکالا گیا اور مختلف سزائیں دی گئی ہیں۔ وفاقی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی تجویز نہیں لیکن یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم maximum efforts اور کوشش کرتے ہیں۔ میں 100 فیصد تو نہیں کہتا لیکن ہم نے انہیں بہت minimize کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! جز(ج) میں سوال یہ تھا کہ جیلوں میں منشیات کی فروخت اور فراہمی کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ آپ نے اس کا جواب دیا ہے کہ وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز نہ دی ہیں۔ تمام ملازمین جن کو سزا دی گئی ان کی تفصیل مع نام ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اوپر اس میں شروعات وفاقی حکومت۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو ٹھیک کر کے آئندہ۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اقدامات ہم اٹھاتے ہیں جن کے متعلق میں نے عرض کر دیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ کے لئے اس پر نظر بھی رکھا کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جوابات بھی اس کی ترتیب کے مطابق دیا کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں بہت ساری جیلوں میں personally سرپرائز visit متعدد بار کر چکا ہوں اور اس پر ہم نے بڑی سختی کی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ 100 فیصد ختم ہے لیکن اس کو ہم نے minimize کیا ہے اور انشاء اللہ اس کا ادراک جاری رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! ہم بھی کبھی کبھار جیلوں میں visit کے لئے جاتے ہیں تو ساری جامہ تلاشی ہوتی ہے، ہاتھوں پر دستخط ہوتے ہیں پھر یہ منشیات اندر کیسے چلی جاتی ہیں؟ scanning machines بھی لگی ہوئی ہیں تو کیا وہ کوئی دو ٹانگوں والی مشینیں ہیں جو ان سے بھی تیز ہیں جو scanning machines کو بھی عبور کر کے آگے چلی جاتی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! منسٹر صاحب نے ابھی اس کی detail دینی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کچھ قیدی ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں جس کی detail میں یہاں نہیں بتا سکتا آپ کو بھی پتا ہے کہ منشیات سمگل کرنا پوری دنیا کا

ایک مسئلہ ہے اور کیسے لوگ کیپسول کھا کر اور کس کس طریقے سے جیلوں میں منشیات لے کر جاتے ہیں لیکن جیسے ہی ڈیپارٹمنٹ کو اس کی خبر ہوتی ہے ہم ایکشن لیتے ہیں۔امریکہ اور پوری دنیا latest technology سے بھی منشیات کو سو فیصد نہیں روک سکے۔ میں مولانا صاحب سے مل کر ان کو detail بھی بتاؤں گا اور میں یہ بھی بتاؤں گا کہ وہ پیٹ میں اور کیسے کیسے دوسرے طریقے استعمال کر کے منشیات لے جاتے ہیں۔اگر مولانا صاحب کے کوئی تحفظات ہیں تو میں ان کو مل کر ensure کروں گا اور اگر کوئی شکایت ہے تو اس کا ازالہ بھی کروں گا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اگلا سوال نمبر2495 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2744 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3097 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

**چودھری اشرف علی انصاری:** جناب سپیکر! سوال نمبر3945 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## گوجرانوالہ: سنٹرل جیل سے متعلقہ تفصیلات

*3945: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں سال2012 اور2013 کے دوران قیدی اور حوالاتیوں سے کل کتنے موبائل فونز، سمز اور منشیات برآمد ہوئیں؟

(ب) کیا اس سلسلہ میں ذمہ داران کا تعین کر لیا گیا ہے ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے نیز ذمہ داران کے نام اور عہدوں سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) جو اہلکار ملوث پائے گئے وہ کب سے قیدیوں اور حوالاتیوں کو موبائل فونز، سمز اور منشیات سپلائی کر رہے تھے؟

(د) معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں جن قیدیوں اور حوالاتیوں سے یہ اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام کیا ہیں اور وہ کن مقدمات میں جیل میں بند ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ سے دوران سال2012اور 2013 میں 137 موبائل فونز، 43سمز اور ایک چارجر مختلف اوقات میں برآمد ہوئے جبکہ 106اسیران سے معمولی مقدار میں نشہ آور اشیاء برآمد ہوئیں۔

(ب) اسیران جیل مختلف طریقوں سے ممنوعہ اشیاء اندرون جیل سمگل کرتے ہیں سابقہ دو سالوں کے دوران مندرجہ ذیل ملازمین کو نااہلی کی بناء پر محکمانہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے سزائیں دی گئیں جبکہ موبائل فون سمگلنگ کے الزام میں امتیاز احمد لیبارٹری اسسٹنٹ اور وارڈر عبدالرشید کو نوکری سے برخاست کیا گیا جبکہ وارڈر عبدالرشید کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی گئی۔

1۔ محمد صفدر ہیڈ وارڈر تین سال سروس ضبط کی گئی۔
2۔ محمد سلیم ہیڈ وارڈر ایک سال ترقی بند کی گئی۔
3۔ محمد ارشد ہیڈ وارڈر وارننگ دی گئی۔
4۔ محمد فیاض ہیڈ وارڈر وارننگ دی گئی۔
5۔ محمد اعظم وارڈر دو سال ترقی بند کی گئی۔
6۔ محمد ارشد وارڈر ایک سال ترقی بند کی گئی۔
7۔ رضیہ بی بی زنانہ وارڈر دو سال ترقی بند کی گئی۔

(ج) اس بابت کوئی حتمی ثبوت نہ ہے۔

(د) جن اسیران سے موبائل فون ونشہ آور اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام اور ان کے خلاف مقدمات کی لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**چودھری اشرف علی انصاری:** جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں سال 13-2012 کے دوران وہ قیدی اور حوالاتی جن سے موبائل فونز اور منشیات برآمد ہوئی ان کی detail دیں، تو جواب میں جو detail مجھے دی گئی ہے اس میں 268 قیدیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ جن سے بڑی تعداد میں پانچ پانچ تک موبائل فونز، سمیں اور منشیات برآمد ہوئی تھیں تو جس جیل میں باقاعدگی سے موبائل فونز بھی بہت زیادہ تعداد میں برآمد ہو رہے ہوں منشیات بھی بڑی مقدار میں برآمد ہو رہی ہیں

تو کیا یہ محکمہ کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان نہیں ہے ؟اور اگر یہ باقاعدگی سے واقعات رونما ہو رہے ہیں تو پھر ہم کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ آئندہ اس طرح کے معاملات نہیں ہوں گے ؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر!معزز ممبر کے 2013 کے حوالے سے تحفظات ٹھیک ہیں وہاں جیلوں میں کریمینل لوگ ہوتے ہیں کوئی نہ کوئی مختلف طریقے استعمال کر کے منشیات لے جاتے تھے اور استعمال کرتے تھے تو اس کا حل ہم نے یہ کیا ہے کہ اب ہم نے دس جیلوں میں NRTC جو محکمہ دفاع کا ایک ادارہ ہے اُس کے through جیمر لگا دیئے ہیں۔اب اس کا یہی ایک حل ہے اور اُن جیمر کی وجہ سے شکایات میں 95 فیصد کمی ہو گئی ہے لیکن پھر بھی ہم اس کی جامعہ تلاشی کرتے رہتے ہیں بہت سارے ملازمین کو ہم نے نکالا ہے اور میں نے خود جیلوں میں surprise visit کیا تو کچھ ملازمین سے موبائل پکڑے ہیں اور ہم نے ان ملازمین کو fix کیا ہے ان ملازمین کو عبرت کا نشان بنایا ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** منسٹر صاحب!گوجرانوالہ جیل میں بھی جیمر لگ گئے ہیں؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر!جی،گوجرانوالہ میں جیمر لگ چکے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی،اشرف علی انصاری صاحب!

**چودھری اشرف علی انصاری:** جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ اگر ہم نے جیمر لگا کر ہی یہ سارے معاملات روکنے تھے تو پھر وہاں پر جو اتنا سارا عملہ depute کیا گیا ہے جن کو اتنی بھاری تنخواہیں دی جا رہی ہیں جو اتنے بلند و بالا دعوے کر رہے ہیں پھر اُن کا کیا فائدہ ہو گا اور اس کا مطلب ہے کہ محکمہ کے اندر ابھی بہتری کی گنجائش موجود ہے تو یہ کب تک بہتری آجائے گی ؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر !بالکل معزز ممبر نے بجا فرمایا ہے کہ بہتری کی گنجائش تو ہر وقت موجود رہتی ہے۔ہم جیمر لگا کر یہ نہیں کہتے کہ ہم نے سو فیصد کرائم پر قابو پا لیا ہے نعوذ باللہ،استغفراللہ۔ایسے لوگ بھی ہم نے دیکھے ہیں اور ایسے cases پکڑے ہیں جو قرآن مجید کے اوراق کو درمیان سے کاٹ کر،مذہبی کتابوں کو کاٹ کر موبائل فونز اور منشیات لاتے ہیں یہ جو criminal mind کے لوگ ہوتے ہیں اور خاص کر negative activities میں یہ لوگ بڑے genius ہوتے ہیں تو یہ لوگ مختلف ذرائع استعمال کرتے ہیں ہم نے ان کو بہت حد تک کنٹرول کیا ہے

اور بہتری کی گنجائش رہتی ہے مزید بھی ہم اقدامات کر رہے ہیں۔ جو پہلے پولیس ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹیں تھیں اُس کے مطابق معزز ممبر کی بات ٹھیک ہے کہ جیلوں میں بیٹھ کر لوگ کرائم کرواتے تھے، جیلوں میں بیٹھ کر لوگ اغوا برائے تاوان اور قتل کی وارداتیں بھی کرواتے ہیں۔ جیمر اسی لئے لگوائے گئے ہیں کہ اُن لوگوں کو جو یہ ناجائز facilities استعمال کرتے ہیں اُن کو بند کیا جائے اور اس کے لئے ہم نے دس جیلوں میں پی سی او لگوا دیئے ہیں گوجرانوالہ جیل بھی اُس میں شامل ہے۔ اب قیدی ہفتے میں دو دفعہ اپنے گھر میں پندرہ پندرہ منٹ بات کر سکتے ہیں ناجائز ذرائع ہم نے روکے ہیں اور جائز ذرائع ہم نے اُنہیں فراہم کئے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، انصاری صاحب! اس پر کافی بات ہو گئی ہے؟

**چودھری اشرف علی انصاری:** جناب سپیکر! میرا ایک جز ابھی رہتا ہے یہ میرا حق ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**چودھری اشرف علی انصاری:** جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ جو اہلکار ملوث پائے گئے وہ کب سے قیدیوں اور حوالاتیوں کو موبائل فونز، سمز اور منشیات سپلائی کر رہے تھے تو اس کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ اس بابت کوئی حتمی ثبوت نہ ہے تو اس میں ثبوت محکمہ نے خود دے دیا ہے کہ ایسے قیدی اور حوالاتی موجود ہیں جن کے پاس موبائل فونز، سمز اور منشیات ہیں، ثبوت تو مل گیا ہے یہ محکمہ نے تعین کرنا تھا تو جو محکمہ اپنے بندوں کا تعین ہی نہ کر سکے تو وہاں پر جو اتنے خطرناک قیدی ہیں جن کو detain کیا گیا ہے جو شدید جرائم میں ملوث ہیں تو یہ اُن کو کس طرح کنٹرول کر سکیں گے؟ جو تعین ہی نہ کر سکے یہ ان کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، چودھری اشرف صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! جب سے موبائل ایجاد ہوا ہے اُس وقت سے لوگ اُس کو جیلوں میں لے جا کر استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب کوئی مجرم پکڑا جاتا ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے تو وہ یہ تھوڑا کہتا ہے کہ میں یہ جرم دس سال سے کر رہا ہوں ہمارا کام ہے کہ جب کوئی پکڑا جائے تو اُس کو سزا دلوائیں۔ no doubt شکایات تھیں تو یہ پکڑے گئے، شکایات تھیں تو ہم نے جیمر لگائے، شکایات تھیں تو ہم نے سرچ آپریشن کئے ہیں۔ اُس میں یہ نہیں ہے کہ ہم

نے ایف آئی آر کاٹنی ہے کہ وہ پچھلے پانچ سال سے کر رہا ہے تو زیادہ سزادیں اور جو پہلی واردات میں پکڑا جائے اُس کو کم سزادیں جو ہمارے پاس پکڑا گیا ہم نے اُس کو نوکری سے بھی نکالنا ہے fixبھی کرنا ہے اور میں معزز ممبر کو یہ ضرور گزارش کروں گا کہ وہ وقتاً فوقتاً جیل کا وزٹ بھی کرتے رہیں۔اب گوجرانوالہ جیل کے حالات بہت بہتر ہو چکے ہیں اگر ان کو کوئی شکایات ہیں یا کوئی اور چیز ہے تو وہ بھی میں addressکرنے کے لئے تیار ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر**:اگلا سوال محترمہ مدیحہ راناصاحبہ کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ مدیحہ رانا**:جناب سپیکر!سوال نمبر4758ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر**:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## سپیشل زنانہ جیل ملتان سے متعلقہ تفصیلات

*4758: **محترمہ مدیحہ رانا**:کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین قیدیوں کے لئے صرف ایک سپیشل زنانہ جیل ملتان میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرائیل کے بعد پورے پنجاب سے خواتین قیدی ملتان جیل جاکر اپنے وکلاء اور اپنے خاندان سے بالکل cut offہو جاتی ہیں؟

(ج) اگر جواب اس بات میں ہے تو مذکورہ جیل میں کتنی خواتین قیدیوں کی گنجائش ہے اور اس وقت اس میں کتنی خواتین قید ہیں؟

(د) کیا حکومت خواتین کے لئے نئی سب جیلیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور کہاں کہاں اور نہیں تو اس کی وجہ بتائیں؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری)**:

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین اسیران کے لئے صرف ایک زنانہ جیل ہے جو کہ ملتان میں واقع ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے جن خواتین اسیران کو لمبی قید ہوتی ہے ان کی بہتر نگہداشت اور تعلیم و تربیت کے لئے ان کو زنانہ جیل ملتان منتقل کیا جاتا ہے وہاں پر ان خواتین اسیران کو قواعد کے مطابق تمام سہولیات میسر ہوتی ہیں ان خواتین اسیران کے لواحقین کو ہفتہ میں ایک بار

ملاقات کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ وہ اپنے وکلاء اور خاندان سے بالکل cut off ہو جاتی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان خواتین کو بھی دیگر عام قیدیوں کی طرح مراعات اور سہولیات حاصل ہوتی ہیں اور وہ کسی بھی طرح سے اپنے خاندان اور وکلاء سے cut off نہ ہوتی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ خواتین اسیران کی تعداد 166 رکھنے کی گنجائش ہے تاہم اس وقت 101 اسیران مقید ہیں اس کے علاوہ پنجاب کی 21 جیلوں میں خواتین اسیران کے لئے علیحدہ بیرکس موجود ہیں جن میں پردہ اور چار دیواری کا خاص انتظام موجود ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ضلع راولپنڈی میں بھی خواتین اسیران کے لئے علیحدہ جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے زمین کی تلاش کا کام بذریعہ ضلعی حکومت جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں منسٹر صاحب نے یہ بات کی کہ وہاں پر تمام خواتین کو ملاقات کا ٹائم میسر ہے جبکہ وہاں پر ملاقات نہیں ہوتیں بلکہ غریب لوگوں سے رشوت لی جاتی ہے۔ وہ لوگ سارا سارا دن ساری ساری رات انتظار کرتے رہتے ہیں اور اگلے دن ان کو کہہ دیا جاتا ہے کہ ملاقات کا وقت ختم ہو گیا ہے تو اس پر بھی تھوڑی توجہ فرمائی جائے۔ اس کے علاوہ اسی سوال کے جز (د) میں یہ بات کہی گئی کہ ابھی ہم مزید جیل بنانے کے لئے زمین تلاش کر رہے ہیں تو ان کی تلاش کب تک پوری ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ یہ سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں سوال سے تو مطمئن ہوں لیکن اگلا میرا یہ ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو بتانا چاہوں گا کہ بالکل یہ شکایات کافی حد تک ٹھیک تھیں اور اب بھی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ محکمہ 100 فیصد ٹھیک ہو گیا ہے لیکن ہم نے اس کو 90 فیصد تک ٹھیک کر لیا ہے۔ ملتان کی جیل میں بلکہ میں نے تمام جیلوں میں اپنا اور آئی جی جیل خانہ جات کا نمبر آویزاں کیا ہوا ہے۔ مجھے بھی بہت ساری کالیں آتی ہیں کہ ہمیں ملاقات میں کافی پریشانی ہو رہی ہے اور ہم اس پر فوری ایکشن لیتے ہیں۔ میں وقتاً فوقتاً ایک سائل بن کر یا ملاقاتی بن

کر جاتا رہتا ہوں اور مجھے ان باتوں کا ادراک ہے لیکن اب پہلے سے کافی بہتر ہو گیا ہے۔ جہاں تک خواتین کی راولپنڈی جیل کا معاملہ ہے اس میں ہم نے محکمہ ریونیو کو کئی سالوں سے 8 کروڑ روپیہ جمع کروایا ہوا ہے۔ یہ ڈی سی او کا کام ہے۔ یہ پچھلے سیشن میں بھی سوال آیا تھا میں نے وہاں کے ڈی سی او کو لیٹر لکھے ہیں اور آئی جی صاحب بھی اس کو follow کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک اور خواتین جیل ہو جائے تاکہ جن خواتین کو لمبی قید ہو جاتی ہے ان کو سہولت ہو جائے۔ ملتان کے علاوہ ہر ڈسٹرکٹ میں، ہر جیل میں ہم نے خواتین کے لئے علیحدہ بیرک بنا دیئے ہیں تاکہ ان کے لواحقین کو ملاقات میں پریشانی نہ ہو۔ اس کے علاوہ بھی ہم نے تمام جیلوں میں یہ سہولت دے دی ہے۔ راولپنڈی جیل کے لئے ہمارے 8 کروڑ روپے کافی عرصے سے جمع ہیں اس کو ہم مزید follow کرنے کی کوشش کریں گے۔

**سردار شہاب الدین خان:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، سردار شہاب الدین خان!

**سردار شہاب الدین خان:** شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم منسٹر صاحب نے ابھی admit کیا ہے کہ ہمیں شکایات بھی آتی ہیں ملاقاتیں نہیں ہوتیں اور بھی بہت ساری باتیں انہوں نے سچ کہی ہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اب تک کوئی ایکشن بھی لیا گیا ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کافی لیٹ آئے ہیں انہوں نے اس کا کافی detail میں جواب دے دیا تھا۔ منسٹر صاحب! بتادیں۔

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! میں نے بہت ساری جیلوں میں وزٹ کیا ہے اور جو پہلا وزٹ کیا تھا اس میں بھی میں نے اہلکار کو خود بطور رشوت پیسے دیئے تھے پھر ان لوگوں کو معطل کیا تھا آپ کو بھی پتا ہے۔ میرا نمبر ہر جیل پر آویزاں ہے اور جو بھی پکڑا جاتا ہے اس کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ اب 90 فیصد الحمدللہ افاقہ ہے آرام ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی شکایت ملتی ہے تو میں خود ایکشن لیتا ہوں۔ میں مختلف جیلوں میں روپ بدل کر اور بغیر پروٹوکول کے surprise visit کرتا ہوں۔

**سردار شہاب الدین خان:** جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ کیا کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** سردار صاحب! کوئی ایک جگہ کا بتادیں کہ آپ کون سی جیل کی بات پوچھ رہے ہیں؟ میرے پاس بھی detail موجود ہے جن کے خلاف ایکشن لیا گیا۔ یہ لسٹ سردار صاحب کو دی جائے۔

**سردار شہاب الدین خان:** منسٹر صاحب نے خود admit کیا ہے اس لئے میں پوچھ رہا تھا کہ کسی پر کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! چھ مہینوں کے اندر تقریباً پچاس سے زائد لوگوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے۔ ان کو سزائیں دی گئی ہیں، ان کی نوکریاں ضبط کی گئی ہیں اور ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ کی گئی ہیں۔ اگر میرے بھائی چاہیں گے تو میں پوری detail ان کو دے دوں گا۔

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، چنیوٹی صاحب! یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! میں نے بھی تین سال سے چنیوٹ جیل کے متعلق سوال جمع کروایا ہوا ہے، چنیوٹ کو ضلع بنے ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک وہاں جیل نہیں بنی اور ہمارے چنیوٹ والے قیدی 90 کلومیٹر سفر کر کے جھنگ جیل جاتے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ اس پر نیا سوال دے دیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 4930 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدی / حوالاتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4930: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی بند ہیں؟

(ب) اس وقت جیل میں کتنے قیدی گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ج) مذکورہ جیل میں قیدیوں کو دی جانے والی سہولیات کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں؟
(د) کیا حکومت قیدیوں کی تعداد کے مطابق جیل کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں 2367 حوالاتیاں، 868 قیدیان اور 475 سزائے موت کے اسیران بند ہیں۔

(ب) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں منظور شدہ اسیران کی تعداد 1565 ہے تاہم اس وقت سنٹرل جیل ساہیوال میں 3710 اسیران بند ہیں۔

(ج) اس ضمن میں تحریر ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں جملہ اسیران کو پاکستان پریزن رولز 1978 کے تحت تمام سہولیات مہیا کی جارہی ہیں اس کے علاوہ اسیران کو مہیا کی جانے والی سہولیات مندرجہ ذیل ہیں:

1. سنٹرل جیل ساہیوال پر مخیر حضرات کے تعاون سے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگوایا گیا ہے اور مختلف مقامات پر الیکٹرک واٹر کولر لگوائے گئے ہیں جبکہ سال 14-2013 میں مزید 10 عدد الیکٹرک واٹر کولر لگوائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 70 عدد ہینڈ پمپس بھی لگوائے گئے ہیں جن سے لوڈ شیڈنگ کے اوقات میں استفادہ کیا جاتا ہے۔
2. اسیران کی مذہبی و دنیاوی تعلیم کے لئے مختلف NGOs کے تعاون سے اساتذہ کی تعیناتی کی گئی ہے۔ مزید جیل میں لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جبکہ ان کی جسمانی صحت کے لئے کھیلوں کا مناسب انتظام موجود ہے جس میں والی بال، رسہ کشی اور بیڈ منٹن کی سہولیات شامل ہیں۔
3. جیل میں 50 بیڈ پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جس میں ماہر ڈاکٹر اور کوالیفائیڈ عملہ تعینات کیا گیا ہے۔ ہسپتال میں ای سی جی، ایکسرے، بنیادی بلڈ ٹیسٹ آپریشن تھیٹر وغیرہ اور بنیادی سہولیات میسر ہیں NGOs کے تعاون سے آئی کیمپ، شوگر، ہیپاٹائٹس، ویکسینیشن کیمپ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
4. جیل میں NGOs سپارک، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے کمپیوٹر لیب عورتوں اور بچوں کی تعلیم کے لئے پروگرام، سلائی مشینوں کی فراہمی، بچوں کے لئے جھولے اور کھلونے وغیرہ مہیا کئے جاتے ہیں۔ اسیران کے لئے ٹیکنیکل کورسز جاری کئے گئے ہیں جس میں موٹر وائنڈنگ، الیکٹریشن، ٹریکٹر مکینیکل ورکشاپ منعقد کی جاتی ہیں ان کو قالین بانی سکھائی جاتی ہے تاکہ اسیران رہائی کے بعد معاشرے کے مفید شہری بن سکیں اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتے ہوئے جرائم سے پاک زندگی بسر کر سکیں۔

اسیران کی ملاقات کے لئے آنے والے لواحقین کے لئے استقبالیہ دفتر قائم کیا گیا ہے جہاں ٹھنڈے پانی، صاف باتھ رومز اور پنکھوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ سال2014 میں مختلف مخیر حضرات کے تعاون سے تقریباً دو کروڑ روپے کی ادائیگی کر کے غریب اسیران کو جو کہ عرش، دیت، دمن وغیرہ کی ادائیگی نہ کر سکتے تھے ان کو رہا کروایا گیا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہے۔اس وقت تین اضلاع کی حوالات / قیدی مقید ہیں ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ اور پاکپتن کی تعمیر آخری مراحل میں ہے جیسے ہی دونوں جیلیں مکمل ہوں گی ضلع ساہیوال کے اسیران کے لئے گنجائش کے مطابق سہولیات مل جائیں گی۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ سنٹرل جیل میں منظور شدہ اسیران کی تعداد 1565 ہے جبکہ وہاں پر 3710 اسیران بند ہیں۔ 2145 قیدی استعداد اور گنجائش سے زیادہ ہیں میرا ضمنی سوال بھی یہ ہے کہ مریضوں کے لئے جو ہسپتال ہے وہ پچاس بیڈ کا ہی ہے تو کیا اس میں اضافے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس حساب سے facilities دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں؟

**جناب قائم مقام سپیکر**: جی، منسٹر صاحب! آپ نے زیادہ قیدی کیوں بند کئے ہوئے ہیں؟

**وزیر جیل خانہ جات** (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میرے بھائی کو بالکل علم بھی ہے، پتا بھی ہے اور میں ان کو مختلف وقت میں ساتھ بھی لے گیا ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام جیلوں میں قیدیوں کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہے اور ساہیوال جیل کا بھی یہی حال ہے اس میں تقریباً دو ہزار کے قریب قیدی زیادہ تھے۔ ابھی حکومت پنجاب نے نئی جیلیں بنائی ہیں۔ اوکاڑہ جیل بنائی جس میں سپرنٹنڈنٹ بھی تعینات کر دیا ہے وہ مکمل ہو گئی ہے۔اس کے علاوہ پاکپتن جیل بھی مکمل ہو گئی ہے اور ان جیلوں کو ہم مارچ میں open کرنے جا رہے ہیں۔ پھر یہاں کے قیدی جو دوسری جیلوں میں تھے وہ شفٹ ہو جائیں گے ۔ ساہیوال جیل میں ہی ہم نے high security prison بنائی ہے اس کا بھی افتتاح انشاء اللہ وزیراعلیٰ صاحب کریں گے۔ میں معزز ممبر کو کہوں گا کہ اگر کسی جیل میں جانا ہو تو اب جیل میں جگہ کے لئے کوئی تنگی نہیں ہو گی آپ فکر نہ کریں۔ (قہقہہ)

**جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کی مہربانی اگر جائیں گے تو میں اور منسٹر صاحب اکٹھے ہی جائیں گے۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: وہ وزٹ کی بات کر رہے ہیں۔

**جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی معذرت سے کہ یہ میرا relevant جواب نہیں ہے۔ میں نے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ گنجائش سے زیادہ قیدی اسیر ہیں اور وہاں پر پچاس لوگوں کا ہسپتال ہے اور وہ بھی پرانا ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: ملک صاحب! بات یہ ہے کہ سب کو سمجھ آ گئی ہے آپ کو سمجھ بہت کم آتی ہے۔ انہوں نے آپ کو بتایا ہے کہ اوکاڑہ میں بھی جیل بن گئی ہے، پاکپتن میں بھی جیل بن گئی ہے اور جو قیدی ساہیوال جیل میں بند کئے جاتے تھے وہ ادھر شفٹ ہو جائیں گے تو burden کم ہو جائے گا۔ اب اس میں نہ سمجھنے والی کون سی ایسی بات ہو گئی ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بات ٹھیک ہے۔ وہ اگلا جو جواب تھا اس کے مطابق میں کہہ رہا ہوں۔ سمجھ مجھے بھی آ گئی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: منسٹر صاحب! وہاں جو پچاس بیڈ کا پرانا ہسپتال ہے اس کا بتا دیں۔

**وزیر جیل خانہ جات** (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جو نئی جیلیں بنی ہیں ان میں بھی ہسپتال بنے ہیں، ان کی capacity پچاس سے بھی زیادہ ہے۔ باقی تمام جیلوں میں ایکسرے مشینیں، ای سی جی مشینیں اور ٹیسٹ کی سہولتیں موجود ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: منسٹر صاحب! صرف یہ بتا دیں کہ ساہیوال جیل کا جو ہسپتال ہے اس کو update کرنے کا ارادہ ہے؟

**وزیر جیل خانہ جات** (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جب قیدی شفٹ ہو جائیں گے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ گنجائش سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ اگر ان کو وہاں پر کوئی قیدی شفٹ کرانے ہیں تو وہ بات کریں۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: جی، ملک صاحب!

**جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کے تیسرے نمبر پر بتایا گیا ہے کہ جیل میں 50 بیڈ پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جس میں ماہر ڈاکٹر اور کوالیفائیڈ عملہ تعینات کیا گیا ہے۔

ہسپتال میں ای سی جی، ایکسرے، بنیادی بلڈ ٹیسٹ آپریشن تھیٹر وغیرہ اور بنیادی سہولیات میسر ہیں این جی اوز کے تعاون سے آئی کیمپ، شوگر، ہیپاٹائٹس، ویکسینیشن کیمپ کا انعقاد کیا جاتا ہے تو منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ ان سب کا آخری کیمپ کا انعقاد کب کیا گیا تھا اور ان کا انعقاد کتنے کتنے عرصے بعد ہو گا؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، منسٹر موصوف!

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! ہسپتال میں موجود قیدی کا علاج کرنا ڈیپارٹمنٹ اور حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس میں نہ کسی خصوصی اجازت کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی لیٹر کی ضرورت ہے۔ اس جیل میں دو ڈاکٹرز موجود ہیں اس میں ایک لیڈی ڈاکٹر موجود ہے اور جب متعلقہ ڈاکٹرز ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے specialists بلانے ہیں تو وہ بلاتے ہیں۔ این جی اوز وقتاً فوقتاً کیمپوں کا انعقاد کرتی ہیں اور وہ متعلقہ سپرنٹنڈنٹ کو درخواست دیتی ہیں اور یہ دو سے چار دن کے لئے کیمپ کا انعقاد ہوتا ہے۔ مختلف این جی اوز نے تین چار مہینے پہلے پورے پنجاب میں کیمپس کے انعقاد کئے تھے۔ As such اس کے لئے حکومت سے اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ملک صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! اب آپ دیکھ لیں کہ میں نے date پوچھی ہے، اب کب تک اس کا انعقاد ہو جائے گا اور کتنے کتنے عرصے بعد ہو گا تو اس کا یہ جواب نہیں ہے۔ اب میں آپ کے حکم کے مطابق آخری ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔ اس سوال کے جز (ج) کے چوتھے حصہ میں بتایا گیا ہے کہ سال 2014 میں مختلف مخیر حضرات کے تعاون سے تقریباً دو کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے تو کیا جو مخیر حضرات نے دو کروڑ روپے دیئے تھے اس کا کوئی حساب بھی ہے اور کیا یہ اس کا آڈٹ کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! مخیر حضرات جو تعاون کرتے ہیں وہ گورنمنٹ کی طرف تو ہوتا نہیں ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ جو بندہ interest لیتا ہے، اس نے جس

جیل میں کام کرنا ہوتا ہے تو وہ خود اپنی ٹیم بھیجتے ہیں اور اپنی نگرانی میں کام کرواتے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا تو فنڈ نہیں ہوتا جس میں آڈٹ ہو۔ وہ اپنی نگرانی میں کام کراتے ہیں اور خود ہی مطمئن ہوتے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کیا وہ ڈیپارٹمنٹ کو پیسے نہیں دیتے؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! وہ ڈیپارٹمنٹ کو پیسے نہیں دیتے۔ وہ متعلقہ جیل میں جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہاں کی ضرورت کیا ہے اور مخیر حضرات ضرورت کے حساب سے مختلف کام کرتے ہیں جس میں کوئی پانی کا انتظام کرواتا ہے، کوئی بیرک بنوا دیتا ہے، کوئی ہسپتال کی چیزیں لے دیتا ہے اور کوئی میڈیسن دیتا ہے۔ یہ ان کی صوابدید ہے کہ وہ کس جگہ کام کرنا چاہتا ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، بہت شکریہ

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! یہ ایسا نہیں ہوتا، مخیر حضرات ایک تو اپنی طرف سے پیسے اور رقم دیں پھر اپنے بندے بھی depute کریں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** ملک صاحب! آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! میں وہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ اس میں جو پیسے اور مال متاع ہوتا ہے وہ superintendent یا جیل کے انچارج کو دے جاتے ہیں۔ یہ پیسا یا مال آگے کس طرح disburse ہوتا ہے۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ نشاندہی کریں کہ کون سے superintendent کو دے کر گئے ہیں۔ منسٹر صاحب سے ابھی ایوان میں undertaking لیتے ہیں کہ ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ یہ اس کا ایک باقاعدہ رجسٹر رکھیں، اس پر وہ آڈٹ کرائیں یا دیکھیں کہ اس میں مخیر حضرات نے کتنا مال یا پیسا دیا ہے اور کتنا خرچ ہوا ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ سب کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! میرے معزز ممبر کو پتا نہیں ہے۔ مخیر حضرات پیسے نہیں دیتے بلکہ وہ سامان مہیا کرتے ہیں اور ہم نے اس کی detail دی ہے کہ دو کروڑ روپے وہاں خرچ ہوئے ہیں۔ اگر میرے بھائی کچھ دینا چاہتے ہیں تو میں ensure کراتا ہوں کہ ان کے ایک ایک پیسے کا حساب رکھا جائے گا۔ اگر ان کے پاس کوئی ایسی شکایت ہے تو پھر بھی میں حاضر ہوں اور ان کو اختیار دیتا ہوں کہ یہ خود اس جیل میں جائیں اور اس کی انکوائری کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیوں بار بار انہیں جیل بھیجنے پر تیار ہیں، ملک صاحب جیل کیوں جائیں؟ (قہقہے)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کو لسٹ provide کر دوں گا۔ یہ سب کچھ کا آڈٹ کر کے چیک کروایا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل کروائیں گے۔ جی، اگلا سوال محترمہ نبیرہ عندلیب صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! on her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، on her behalf.

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو منسٹر صاحب اور پنجاب حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیٹھی صاحب! سوال نمبر تو بولیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 5018 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ نبیرہ عندلیب کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## صوبائی دارالحکومت کی جیلوں میں خواتین قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5018: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سنٹرل جیل اور کوٹ لکھپت جیل میں خواتین قیدیوں کی تعداد کتنی ہے اور ان خواتین قیدیوں کے ساتھ رہنے والے بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان بچوں کی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا کیا انتظام ہے؟

(ج) کیا قیدی ماؤں کے ساتھ رہنے والے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام جیل کے اندر ہی کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا قیدی خواتین کو رہائی کے بعد معاشرے کا فعال شہری بنانے کی خاطر ان کو جیل کے اندر کوئی ہنر بھی سکھایا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس وقت سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں 48 قیدی خواتین ہیں اور ان کے ساتھ 18 بچے ہیں۔

(ب) خواتین اسیران کے بچوں کے لئے ایک پرائمری سکول ہے جس میں play group تک بچوں کے لئے ہر طرح کی سہولتیں موجود ہیں جن میں کمپیوٹر، کھلونے، جھولے وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ مذہبی تعلیم کے لئے ایک عالمہ جمیعت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی طرف سے مقرر ہے جو ان کی مذہبی اور اخلاقی تربیت سرانجام دے رہی ہے۔

(ج) قیدی خواتین کے وہ بچے جن کی عمر پانچ سال سے اوپر ہے ان کو مزید تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے SOS چلڈرن سنٹر منتقل کر دیا جاتا ہے جہاں پر انہیں معیاری تعلیم مہیا کی جاتی ہے۔

(د) قیدی خواتین کو دوران قید مذہبی تعلیم، تعلیم بالغاں، آرٹ اینڈ ڈرافٹ، پارلر کا کام، سلائی کڑھائی اور کٹنگ شارٹ کورسز وغیرہ کی تعلیم اور ہنر سکھایا جاتا ہے تاکہ وہ جیل سے رہائی کے بعد ایک اچھے شہری کے طور پر پہچانی جا سکیں۔اسیران خواتین کو جرائم سے نفرت اور اخلاقیات کو بہتر بنانے کے لئے آڈیو ویڈیو کا استعمال کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!اب جیلوں میں کافی حد تک جیمبر زلگ گئے ہیں تو اس کا بہت زیادہ فائدہ بھی ہو رہا ہے تو میں منسٹر صاحب سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جو قیدی بچے وہاں پر میٹرک یا ایف اے یا بی اے کر لیتے ہیں تو کیا اس کے بعد ان کی قید میں پنجاب حکومت کی طرف سے کچھ ریلیف ملتا ہے یا بالکل ریلیف نہیں دیا جاتا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! بالکل نہ صرف بچے بلکہ جو بھی قیدی میٹرک بی اے یا جو بھی تعلیم وہاں ملتی ہے اگر وہ پاس کرتا ہے تو اس کی قید میں اسے معافی دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! سوال نمبر 5026 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***5026: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے13۔2012 اور14۔2013کے دوران کتنا فنڈز رکھا گیا اور کتنا خرچ ہوا؟

(ب) مذکورہ جیل میں مذکورہ مدت کے دوران کتنے قیدیوں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی، آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ جیل میں قیدیوں کی صحت اور علاج معالجہ کے اس وقت کن کن منصوبوں پر عمل کیا جا رہا ہے، مالی سال15۔2014 میں قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے مالی سال13۔2012 میں مبلغ -/799904 روپے الاٹ و اخراجات ہوئے مزید برآں -/329382 روپے کی ادویات بھی سالانہ ٹھیکہ بذریعہ ہوم ڈیپارٹمنٹ فراہم کی گئی ہیں اور مالی سال14۔2013 میں مبلغ -/4000000 روپے کے فنڈز جاری کئے گئے اور یہ ہی رقم خرچ کی گئی۔

(ب)

1۔ دوران سال2013 میں1073 اسیران مریضوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا اور97864 اسیران مریضوں کو بطور outdoor علاج فراہم کیا گیا۔

2۔ دوران سال2014 میں اب تک878 اسیران مریضوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا اور79511 اسیران مریضوں کو بطور outdoor علاج فراہم کیا گیا۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے ہر ممکن سہولیات فراہم کی گئی ہیں جن میں روزانہ کی بنیاد پر ہر نئے آنے والے اسیر کی سکریننگ کی جاتی ہے جس میں ہیپاٹائٹس سی، ہیپاٹائٹس بی، ایڈز اور ٹی بی کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ بعد ازاں پازیٹو ٹیسٹ آنے پر متعلقہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال سے اندرون جیل علاج کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سنٹرل جیل ساہیوال میں اسیران کے بہتر علاج معالجہ کے لئے ڈینٹل یونٹ، منی آپریشن تھیٹر، ایکسرے پلانٹ، ای سی جی مشین اور الٹرا ساؤنڈ مشین کی سہولیات بھی فراہم کی گئی ہیں جن کی مدد سے اسیران کا بہتر انداز میں علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

مالی سال15-2014 میں ابھی تک ایمرجنسی علاج معالجہ کے لئے ایک لاکھ روپے فنڈ مختص کئے گئے ہیں بقیہ سالانہ ٹھیکہ بذریعہ ہوم ڈیپارٹمنٹ زیر غور ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ دوران سال2013 میں 1073 اسیران مریضوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا اور 97864 اسیران مریضوں کو بطور outdoor علاج فراہم کیا گیا اور ان پر 11,29,286 اخراجات ہوئے۔ 2014 میں 878 اسیران مریضوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا اور outdoor میں 79511 اسیران مریض آئے اور ان پر 40 لاکھ اخراجات آئے تو کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس میں کیا فرق آیا ہے کیونکہ مریض کم ہوئے ہیں اور ان پر اخراجات 40 لاکھ روپے ہو گئے؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے غلط پڑھا ہے اور یہ 799904 روپے ہیں اور یہ 79 ہزار نہیں ہے۔ میں عرض کروں گا کہ 13-2012 میں یہ وہ پیسے ہیں جو ایمرجنسی میڈیسن available نہ ہوں تو وہاں کے ڈاکٹر، superintendent اور ای ڈی ہیلتھ کے نمائندے کو اختیار دیا گیا ہے۔ وہ ایک کمیٹی ہے جو میڈیسن پرچیز کرتی ہے۔ یہ اس سال میں بقایا میڈیسن ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے supply کی گئی تھی اور پرچیز کی گئی تھی۔ یہ اس لئے وہاں اخراجات کم ہیں۔ اب 2014 میں یہ میڈیسن ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پرچیز نہ ہو سکیں تو اس لئے اس میں 40 لاکھ کی میڈیسن وہاں ساہیوال جیل میں پرچیز کی گئیں اس لئے اس رقم میں اضافہ ہوا ہے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)**: جناب سپیکر! باقی تو سارے معاملات ٹھیک ہیں لیکن آپ یہ بتادیں کہ۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: جی، میں نے کیا بتانا ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)**: جناب سپیکر! آپ سے بڑے ادب سے گزارش کر رہا ہوں کہ انہوں نے ایک 799904 لکھا ہے اور مزید برآں اسی سال میں 329382 بھی لکھا ہے تو 11,29,286 روپے میں نے کیا غلط پڑھا ہے اور کیا غلط کہہ دیا ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر**: نہیں، آپ دوسری جز پڑھ رہے تھے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)**: جناب سپیکر! اسی میں specific۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: ملک صاحب! آپ نے ٹوٹل اسیران کے بارے میں سوال کیا تھا اور وہ پہلے جز کا جواب دے رہے تھے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)**: جناب سپیکر! میں اسی کا کہہ رہا ہوں کہ غلط کہا ہے۔ آپ بے شک جواب دیکھ لیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: نہیں، اس میں کوئی misunderstanding ہوئی ہے۔ آپ کا ابھی کوئی مزید ضمنی سوال ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)**: جناب سپیکر! جی، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دیکھیں 13-2012 میں 1073 اور 97864 جبکہ 2014 میں قیدی 878 اور outdoor میں مریضان کی تعداد 79511 لکھی ہے تو اس میں قیدی کم ہوئے لیکن اخراجات 40 لاکھ ہو گئے ہیں تو منسٹر صاحب اس کا فرق بتادیں کہ کہ اتنا خرچہ کیوں ہوا ہے؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری)**: جناب سپیکر! معزز ممبر کو میں نے بتایا ہے کہ یہ 13-2012 کی وہ میڈیسن ہیں، ایمر جنسی کے لئے ہم جو پیسے رکھتے ہیں۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: معزز ممبر جز (ب) کی بات کر رہے ہیں۔ دوران سال 2013 میں 1073 اسیران مریضوں کو ہسپتال میں داخل کر کے 97 ہزار 864 روپے سے outdoor علاج فراہم کیا گیا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 97864 اسیران مریضوں کو بطور outdoor علاج فراہم کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ پہلے اپنے سوال کو clear کریں کہ پوچھنا کیا چاہتے ہیں، آپ کا سوال کیا ہے پہلے وہ بتائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہتے ہیں کہ اس وقت مریض زیادہ تھے خرچہ زیادہ ہوا۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! کسی کو اندازہ تو نہیں ہوتا کہ اس کو یہ بیماری ہو گی، دوسرا اب قیمتوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے اخراجات زیادہ آ گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اب وہ مطمئن ہو گئے ہیں تو آپ بھی مطمئن ہو جائیں، میں نے کہہ دیا ہے کہ مطمئن ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ ضمنی سوال کریں۔

سردار شہاب الدین خان: میں معزز وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب جیل میں میاں بیوی کی ملاقات ہوتی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کے کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: اسی سوال سے related ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: سردار صاحب!اس میں تو یہ کہیں نہیں ہے، یہ ضمنی سوال نہیں بنتا،آپ لیٹ ہو گئے ہیں، منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں یہ بات آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوچھ لیجئے گا۔

**سردار شہاب الدین خان**: جناب سپیکر! میں ان کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: یہ بات آپ وقفہ سوالات کے بعد پوچھ لیجئے گا۔

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری)**: جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ملاقات ایک دو دن کے لئے نہیں ہوتی، آدھے گھنٹے کے لئے ملاقات ہوتی ہے اور وہ جالیوں کے اندر مقید ہوتے ہیں۔ کوئی بھی بندہ جو ملاقات کی requirement پوری کرے وہ ملاقات کر سکتا ہے لیکن یہ فیملی روم کی ملاقات نہیں ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5449 جناب شفقت محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5767 محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کر دیتے ہیں؟

**محترمہ نگہت شیخ**: جناب سپیکر! On her behalf.

**جناب قائم مقام سپیکر**: جی، فرمائیں!

**محترمہ نگہت شیخ**: جناب سپیکر! سوال نمبر 5767 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ شمیلہ اسلم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

**جناب قائم مقام سپیکر**: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### وہاڑی: ڈسٹرکٹ جیل میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5767: **محترمہ شمیلہ اسلم**: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں ملازمین کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ ان میں سے کتنی اسامیاں خالی ہیں ان کے نام، گریڈ اور اسامیوں سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) جیل میں اس وقت کنٹریکٹ ملازمین کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ کب سے کام کر رہے ہیں۔

(ج) کیا اس جیل میں ذہنی مریض اور ٹی بی سے متاثرہ قیدی ہیں۔ اگر ہیں تو کتنے مریض ہیں اور حکومت انہیں کیا کیا سہولت باہم پہنچا رہی ہے؟

(د) کیا وہاڑی جیل میں منی آپریشن تھیٹر، ایکسرے اور ای سی جی مشین کی سہولت موجود ہے، اگر ہاں تو روزانہ اندازاً کتنے قیدی مستفید ہو رہے ہیں؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں ملازمین کی کل منظور شدہ 358 اسامیاں ہیں ان میں سے 22 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

| سیریل نمبر | نام پوسٹ | گریڈ | کل تعداد | خالی اسامیاں |
|---|---|---|---|---|
| 1 | سپرنٹنڈنٹ جیل | 18 | 01 | – |
| 2 | ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل | 17 | 02 | 01 |
| 3 | میڈیکل آفیسر | 17 | 01 | – |
| 4 | اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل | 16 | 07 | 01 |
| 5 | ہیڈ کلرک | 14 | 01 | – |
| 6 | مذہبی ٹیچر | 12 | 01 | – |
| 7 | سینئر کلرک | 09 | 02 | 01 |
| 8 | سٹور کیپر | 09 | 01 | 01 |
| 9 | ڈسپنسر | 09 | 02 | 01 |
| 10 | ڈینٹل ٹیکنیشن | 09 | 01 | 01 |
| 11 | چیف وارڈر | 09 | 04 | – |
| 12 | فوٹوگرافر | 08 | 01 | – |
| 13 | جونیئر کلرک | 07 | 02 | – |
| 14 | ہیڈ وارڈر | 07 | 24 | |
| 15 | لیب ٹیکنیشن | 06 | 01 | 01 |
| 16 | وارڈر | 05 | 253 | 14 |
| 17 | لیڈ وارڈر | 05 | 04 | - |
| 18 | ڈارک روم اٹنڈنٹ | 05 | 01 | – |
| 19 | میسن | 05 | 01 | – |
| 20 | کک | 05 | 01 | – |
| 21 | باربر | 05 | 01 | 01 |
| 22 | موٹر ڈرائیور | 04 | 01 | – |
| 23 | گارڈن قلی | 01 | 02 | – |
| 24 | پھول مالی | 01 | 01 | – |
| 25 | کک | 01 | 01 | – |
| 26 | سویپر | 01 | 40 | – |
| 27 | سپرنٹنڈنٹ اردلی | 01 | 01 | - |
| | ٹوٹل | | 358 | 22 |

(ب) اس وقت جیل میں چار خاکروب سال 2014 سے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) ایک ذہنی مریض حوالاتی جس کا نام جاوید سرور اور ایک extra pulmonary ٹی بی کا مریض قیدی جس کا نام ارشاد ولد شیخ محمد موجود ہے۔ ذہنی مریض کو باقاعدگی سے psychiatrist سے چیک کروایا جاتا ہے اور میڈیسن بھی باقاعدگی کے ساتھ دی جاتی ہے اور ان کا فالو اپ بھی کروایا جاتا ہے۔ ٹی بی کے مریض کو T.B(DOT) کے تحت میڈیسن باقاعدگی سے دی جاتی ہے۔

(د) جیل میں ای سی جی مشین موجود ہے جس سے روزانہ تقریباً ایک سے دو مریضوں کی ای سی جی کی جاتی ہے جبکہ الٹرا ساؤنڈ لیبارٹری اور ڈینٹل چیئر کی سہولیات بھی جیل ہسپتال میں موجود ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ نگہت شیخ:** جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں جو خالی اسامیوں کی تفصیل دی گئی ہے، وزیر موصوف صاحب پہلے تو مجھے یہ بتادیں کہ جو بائیس خالی اسامیاں ہیں یہ کب سے خالی ہیں اور کب تک پُر کرلی جائیں گی؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** وزیر جیل خانہ جات!

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! جہاں تک ان خالی اسامیوں کا تعلق ہے ان میں mostly تو پر ہو چکی ہیں اور باقی بھی within two months پر ہو جائیں گی بلکہ اکثر لوگ ان اسامیوں پر تعینات بھی ہو چکے ہیں۔

**محترمہ نگہت شیخ:** جناب سپیکر! اگر یہ اسامیاں پُر ہو چکی ہیں، جواب تو 4۔مارچ 2014 کا آیا ہوا ہے، اب وزیر موصوف فرمارہے ہیں کہ یہ اسامیاں پر ہو چکی ہیں، منسٹر صاحب اس بات کو clear کر دیں کہ بائیس اسامیاں جو اس وقت خالی تھیں ان میں سے کتنی اسامیوں کو پُر کر دیا گیا ہے۔

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! ابھی ہم نے جو نئی بھرتی کی ہے اس میں وارڈن، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل بھرتی ہو چکے ہیں، دو دن پہلے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل کے بھی انٹرویو ہو چکے ہیں اور mostly لوگوں کو ہم نے ان خالی اسامیوں پر appoint کر دیا ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، محترمہ! ان کی appointment ہو گئی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!ویسے تو میں تعداد پوچھ رہی تھی ، میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میڈیکل آفیسر کی ایک ہی اسامی ہے اور وہ بھی خالی ہے۔وہاں پر جو قیدی ہیں ان کو میڈیکل کی سہولیات کس طرحprovideکی جاتی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!ساہیوال کی جیل میں میڈیکل کی سہولیات موجود ہیں فرض کیا کہ ڈاکٹر چھٹی پر ہے یااس کی ٹرانسفر ہو گئی ہے تو پھر بھی میڈیکل آفیسر on call موجود ہوتا ہے۔اس جیل میں خواتین زیادہ نہیں ہیںon call خاتون میڈیکل آفیسر کو بلا لیا جاتا ہےاور جہاں تک LHVکا تعلق ہے وہ تو وہاں پر مستقل طور پر موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!میڈیکل آفیسر کی اسامی تو خالی ہی نہیں ہے وہ توfillہے؟

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میڈیکل آفیسر کی اسامی وہاں پر خالی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ پڑھیں،اس میں کہیں نہیں لکھا ہوا کہ میڈیکل آفیسر کی اسامی خالی ہے بلکہ یہ توfillہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میرے پاس جو جواب ہےاس کے سیریل نمبر 3پر میڈیکل آفیسر کی اسامی خالی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس میں آپ پڑھیں کہ میڈیکل آفیسر کی کل تعداد ایک ہے؟

محترمہ نگہت شیخ:جی،تعداد ایک ہے اور خالی اسامیاں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی"پڑھیں خالی اسامیاں کتنی ہیں، محترمہ!میڈیکل آفیسر کی کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جی،ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:شکریہ

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!اگر آپ کا ضمنی سوالrelevantہو گا تو میں اس کا جواب لوں گا۔

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ relevant ہی ہو گا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، بولیں۔

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! سوال نمبر 5767 کے جز(د) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا وہاڑی جیل میں منی آپریشن تھیٹر، ایکسرے اور ای سی جی مشین کی سہولت موجود ہے اگر ہاں تو اندازاً روزانہ کتنے قیدی مستفید ہو رہے ہیں؟ اب آپ اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

(د) جیل میں ای سی جی مشین موجود ہے جس سے روزانہ تقریباً ایک سے دو مریضوں کی ای سی جی کی جاتی ہے جبکہ الٹرا ساؤنڈ لیبارٹری اور ڈینٹل چیئر کی سہولیات بھی جیل ہسپتال میں موجود ہیں۔

سوال میں تو ڈینٹل چیئر کا پوچھا ہی نہیں گیا بلکہ منی آپریشن تھیٹر کے متعلق سوال کیا گیا جس کو گول کر دیا گیا ہے، اگر تو آپریشن تھیٹر موجود نہیں ہیں تو بیان فرمادیں کہ نہیں ہے، اس جواب کو کیوں گول کیا گیا ہے؟ ڈینٹل چیئر کے متعلق سوال پوچھا ہی نہیں گیا اس کا جواب آ گیا ہے۔ یہ تو ایسے ہی سوال گندم جواب چنا؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** وزیر موصوف!

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):** جناب سپیکر! صحت کی یہ تمام سہولتیں موجود ہیں اور جب کسی قیدی کو خدانخواستہ کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس وقت یہ سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ اگر سو قیدی ہیں تو ہم نے ان میں سے پچاس قیدیوں کو ضرور اس مشین میں سے گزارنا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ میڈیکل سے متعلقہ تمام عملہ وہاں پر موجود ہے، جب کسی کو کوئی problem ہوتی ہے تو اس کو یہ سہولت مہیا کی جاتی ہے چونکہ یہ ایک چھوٹی جیل ہے اس لئے میڈیکل سے متعلقہ تھوڑے لوگ ہوتے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی مکمل ہو گئے ہیں۔

# نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

## قیدیوں کو جیل سے عدالت لے جانے والی گاڑیوں میں قیدیوں کو دشواری کا معاملہ

*608: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قیدیوں کو جیل سے عدالت تک جن گاڑیوں میں لایا جاتا ہے، ان میں کتنے قیدیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں میں قیدیوں کو گنجائش سے زیادہ تعداد میں ٹھونسا جاتا ہے اور ventilation کے لئے جگہ بھی بہت تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے قیدیوں کو سانس لینے میں سخت دشواری ہوتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گاڑیوں کو ائر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) قیدیوں کی آمد ورفت کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی نہیں بٹھائے جاتے۔ زیادہ قیدی ہونے کی صورت میں بڑی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں اور قیدیوں کی تعداد کم ہو تو چھوٹی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ بڑی گاڑیوں میں چالیس افراد جبکہ چھوٹی گاڑیوں میں پچیس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ اگر قیدی ایک گاڑی میں گنجائش سے زیادہ ہوں تو دوسری گاڑی استعمال کی جاتی ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے۔ کسی بھی ضلع میں گنجائش سے زیادہ قیدی ان گاڑیوں میں نہیں بٹھائے جاتے چونکہ گاڑیوں میں عام گاڑیوں کی طرح کھڑکیاں اور شیشے نہیں لگے ہوتے اس لئے یہ تاثر ملتا ہے کہ گاڑیاں ہوادار نہیں ہیں۔ دراصل ان گاڑیوں میں جالیاں لگی ہوتی ہیں جن سے ہوا کی آمد ورفت آسانی سے ہوتی ہے اور سانس لینے میں دشواری نہیں ہوتی۔ البتہ چونکہ ان گاڑیوں میں ائر کنڈیشنر نہیں لگے ہوتے اس لئے سخت گرم موسم میں گرمی کی شکایت ہو سکتی ہے۔

(ج) چونکہ ان گاڑیوں کی باڈی خاص ضرورت کو مد نظر رکھ کر بنائی گئی ہے اس لئے ان کو ائر کنڈیشنڈ نہیں کیا جا سکتا لہذا گاڑی کی باڈی کی ساخت ایسی ہے۔ محکمہ پولیس ان گاڑیوں کو ائر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے چونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ہاں اگر نئی گاڑیاں نئے ڈیزائن کے مطابق خریدی جائیں تو ان میں ائر کنڈیشنز کی سہولت مہیا ہو سکتی ہے۔

## ضلع ننکانہ صاحب: بہبود آبادی کے سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3606: **ملک ذوالقرنین ڈوگر:** کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز اور ملازمین کی تعداد کیا ہے، ان کی ماہانہ تنخواہ اور اخراجات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں یہ سنٹرز اور ملازمین کس ضلعی آفیسر پاپولیشن ویلفیئر کے ماتحت کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب 2005 سے علیحدہ ضلع بن چکا ہے اور تقریباً 8 سال سے محکمہ کے ملازمین اور عوام کو اپنے مسائل کے لئے ضلع شیخوپورہ جانا پڑتا ہے کیا حکومت ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ پاپولیشن آفیسر کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

**وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):**

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں موجود پاپولیشن ویلفیئر کے سنٹرز اور ملازمین کی تفصیلات درج ذیل ہے:

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | تحصیل آفس بہبود آبادی | 1 |
| 2۔ | فیملی ہیلتھ کلینکس | 3 |
| 3۔ | فلاحی مراکز | 21 |
| 4۔ | ملازمین کی تعداد | 138 |
| 5۔ | ملازمین کی ماہانہ تنخواہ | 23,27,550/-روپے |
| 6۔ | ماہانہ اخراجات | 2,07,000/-روپے |

(ب) ننکانہ صاحب کے سنٹر اور ملازمین ضلعی آفیسر بہبود آبادی شیخوپورہ کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔

(ج) پاپولیشن ویلفیئر ایک پروگرام ہے جو کہ فیڈرل گورنمنٹ سے پنجاب گورنمنٹ کو منتقل ہوا ہے۔ یہ پروگرام پنجاب کو منتقل کرتے ہوئے یہ پابندی لگائی گئی تھی کہ کوئی نئی پوسٹ نہیں بنائی جائے گی اور نہ ہی کوئی نئی بھرتی ہوگی۔ جونہی یہ پروگرام مکمل طور پر پنجاب کے بجٹ پر آجائے گا تو ضلع ننکانہ صاحب کے لئے نئی پوسٹیں پیدا کی جائیں گی اور ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر کی تعیناتی بھی کی جائے گی۔

## میانوالی: پاپولیشن ویلفیئر کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*4326: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز کو 13-2012 اور 14-2013 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) مذکورہ مراکز کو سال 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی مالیت کی ادویات مہیا کی گئیں۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع میانوالی میں پاپولیشن ویلفیئر کے کل 24 مراکز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ مراکز کو 13-2012 اور 14-2013 میں بالترتیب -/2,28,13,625 روپے اور -/1,81,71,882 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے اور ان فنڈز کا باقاعدہ آڈٹ کروالیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ مراکز کو سال 13-2012 میں -/4,68,046 روپے اور سال 14-2013 میں -/34,30,943 روپے کی ادویات فراہم کی جاچکی ہیں۔

## فیصل آباد: بہبود آبادی کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4757: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد کو سال 14-2012 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہ پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم یوٹیلٹی بلوں پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد کو سال13۔2012میں مبلغ ۔/6,90,56,810روپے اور سال14۔2013میں مبلغ۔/7,36,70,537روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد میں سرکاری افسران کی تنخواہ پر سال 13۔2012میں مبلغ ۔/40,41,982روپے اور سال14۔2013میں مبلغ۔/37,70,444روپے خرچ ہوئے جبکہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ پر سال13۔2012میں مبلغ۔/9,91,73,230 روپےاور سال14۔2013میں مبلغ۔/10,15,68,580روپے خرچ ہوئے۔

(ج) سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر سال 13۔2012میں مبلغ۔/1,66,333روپے اور سال 14۔2013میں مبلغ۔/1,27,359روپے خرچ ہوئے جبکہ پٹرول پر سال 13۔2012 میں مبلغ۔/7,47,838روپے اور سال14۔2013 میں مبلغ۔/7,66,306روپے خرچ ہوئے۔

(د) یوٹیلٹی بلوں پر سال13۔2012میں مبلغ۔/5,70,173روپےاور سال14۔2013میں مبلغ۔/5,89,897روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) چونکہ محکمہ ہذا کو تمام گرانٹ وفاقی ترقیاتی منصوبہ 15۔2010کے تحت وفاقی حکومت سے ملتی ہے لہذا محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد کو بھی تمام رقم اسی ترقیاتی فنڈ سے ملتی ہے۔

## آبادی پر قابو پانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5454:ڈاکٹر عالیہ آفتاب:کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں آبادی کی بڑھتی ہوئی شرح پر کتنے فیصد قابو پایا گیا ہے، تفصیل بیان کریں؟

(ب) خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق آگاہی کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع لاہور صوبہ پنجاب کا مرکز ہے اور اس میں بڑھتی ہوئی آبادی کی بنیادی وجہ دوسرے اضلاع سے نقل مکانی کرنے والے لوگ ہیں۔ اس وقت لاہور میں کل شرح بار آوری

(MICS 2011-12)۔3.21 ہے (Total Fertility Rate) اور مانع حمل ادویات کے استعمال کی شرح 41.2 ہے۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ خاندانی منصوبہ بندی کے حوالے سے شرح پیدائش کم ہو رہی ہے۔

لاہور میں آبادی کی شرح افزائش 80 کی دہائی میں 3.1 فیصد سے زائد تھی جو کہ 1998 میں کم ہو کر 2.1 فیصد تک ہو گئی اور آبادی کی موجودہ شرح افزائش 1.9 فیصد تک ہے جو کہ محکمہ کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(ب) ضلعی دفتر لاہور نے رواں مالی سال15-2014 میں خاندانی منصوبہ بندی کی آگاہی سے متعلق مندرجہ ذیل سرگرمیاں سرانجام دیں:

| نام سرگرمی | تعداد | استفادہ کنندگان |
|---|---|---|
| علماء کرام کے ساتھ گروپ میٹنگ | 2 | 225 |
| این جی اوز کے ساتھ گروپ میٹنگ | 2 | 120 |
| نوجوانوں کے ساتھ گروپ میٹنگ | 1 | 110 |
| خواتین کے ساتھ گروپ میٹنگ | 645 | 18950 |
| سوشل موبیلائزرز کی گروپ میٹنگ | 230 | 5750 |
| پوسٹر اور مضمون نویسی مقابلہ | 2 | 350 |
| کوئیز پروگرام (پنجاب یونیورسٹی) | 1 | 250 |
| آگاہی لیکچر برائے طلباء | 2 | 185 |
| فری میڈیکل کیمپ | 32 | 5450 |
| سیٹلائٹ کیمپس | 40 | 4150 |
| مقابلہ نعت خوانی | 1 | 250 |
| کرکٹ میچ | 1 | 2200 |
| والی بال میچ | 2 | 1300 |
| صحت مند بچوں کا مقابلہ | 20 | 1050 |
| معلوماتی سیشن | 01 | 175 |
| مختلف مقامات پر اگاہی پمفلٹ کی تقسیم | 45000 | 45000 |

مندرجہ بالا سرگرمیوں کے ذریعے ہر مکتبہ فکر کے لوگوں تک محکمہ کا پیغام پہنچانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ اس میں ضلع لاہور کے مختلف مقامات پر آگاہی بینرز اور سٹیمرز بھی آویزاں

کئے گئے۔ جس کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں تک محکمہ بہبود آبادی کا پیغام پہنچا اور محکمہ کو اپنے اہداف حاصل کرنے میں خاصی مدد ملی ہے۔

## پنجاب کی جیلوں میں عمر رسیدہ قیدیوں کی تعداد و پیرول پر رہائی کی تفصیلات

*2495: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب کی جیلوں میں اس وقت 70 سال یا اس سے زائد، 80 سال یا اس سے زائد عمر کے کتنے قیدی مرد و خواتین ہیں۔مرد و خواتین کی الگ الگ تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) معمر افراد کو جیل میں کیا کوئی خصوصی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) جیل میں کتنی عمر تک کے قیدیوں سے جسمانی مشقت لی جاتی ہے، کیا حکومت متعلقہ قوانین میں معمر قیدیوں کے لئے پیرول پر رہائی سمیت دیگر سہولیات کی فراہمی کے لئے قانون سازی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں مورخہ 2014-01-13 تک غیر مصدقہ طور پر 70 یا 80 سال یا اس سے زائد عمر کے مرد کی تعداد 36 ہے جبکہ کوئی خاتون 70 یا 80 سال یا زائد عمر کی مقید نہ ہے تاہم مصدقہ تعداد میڈیکل بورڈ سے عمر کا ٹیسٹ کروانے کے بعد ہی بیان کی جا سکتی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں معمر افراد سے کوئی مشقت نہ لی جاتی ہے اور ان کی اصلاح کے لئے روزانہ کے بنیاد پر دینی تعلیم جیل قوانین کے مطابق دی جاتی ہے اور ان کی صحت کے حوالے سے میڈیکل کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(ج) پنجاب کی جیلوں میں تمام قیدیوں سے مشقت حسب الحکم متعلقہ عدالت لی جاتی ہے جبکہ قانون میں مشقت کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔ تاہم ایسے اسیران جو ضعیف ہوں اور مشقت کرنے کے قابل نہ ہوں تو ان کی جسمانی صحت اور عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے اور میڈیکل آفیسر کے مشورے کے بعد ان کی مشقت معاف کر دی جاتی ہے۔ موجودہ قانون کے تحت پیرول پر رہائی Good Conduct Prisoners Probational release Act,1926 Rules. 1927 (ibid) عمل میں لائی جاتی ہے۔ ایسے قیدی جو نیک چال چلن رکھتے ہوں اور مندرجہ بالا قوانین کی جملہ شرائط پوری کرتے ہوں انہیں پیرول پر رہا کیا جاتا ہے۔ پیرول پر

رہائی کے بعد ایسے قیدی / پیرولی سے گھریلو کام کاج اور کھیتی باڑی و زراعت کا کام لیا جاتا ہے۔ تاہم معمر قیدی / پیرولی سے ہلکی نوعیت کا کام لیا جا سکتا ہے جو ان کی جسمانی سکت اور قوت سے مطابق ہوتا ہے۔

### لاہور: کیمپ جیل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب و دیگر تفصیلات

*2744: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کب نصب کیا گیا؟

(ب) مذکورہ پلانٹ لگانے کی منظوری کب اور کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

(د) مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا، ٹھیکہ دینے کے لئے کن کن مقامی اخبارات میں کن کن تاریخوں میں اشتہار دیا گیا؟

(ہ) کیا حکومت صوبہ پنجاب کی دوسری جیلوں میں بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) کیمپ جیل لاہور میں دو عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے گئے ہیں۔

1۔ مورخہ 21-02-2012 پرانی جیل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا۔

2۔ جون 2012 میں نئی جیل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا۔

(ب) واٹر فلٹریشن پلانٹس کی منظوری انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب لاہور نے مورخہ 03-12-2012 کو دی تھی۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹس بطور عطیہ میسرز حمزہ فاؤنڈیشن نے فراہم کئے تھے اور ان کی تنصیب پر حکومت نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(د) مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب مختلف خیراتی اداروں کے تعاون سے ہوئی اس لئے کسی اخبار میں اشتہار دیا گیا اور نہ ہی کسی کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب تمام جیلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں مبلغ 74.450 ملین کا تخمینہ لاگت بابت سال 2013-14 اور 2014-15 کی اے ڈی پی میں شامل کرنے کے لئے محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی کو بھجوایا گیا لیکن اس سکیم کے فنڈز مہیا

نہ کئے گئے۔ مخیر حضرات کے تعاون سے 29جیلوں پر فلٹریشن پلانٹ نصب ہو چکے ہیں اس وقت پنجاب کی صرف تین جیلوں پر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہیں جن کے لئے مخیر حضرات سے تعاون کی کوشش جاری ہے باقی تین جیلوں پر بھی15-2014 تک لگا دیئے جائیں گے۔

مزید برآں انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب کی ذاتی کوششوں سے درج ذیل جیلوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس بذریعہ عطیات مخیر حضرات اور پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے لگوائے جا چکے ہیں اور دیگر جیلوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں گے۔

| جیل کا نام | فراہم کردہ ادارہ / شخصیت کا نام |
|---|---|
| 1۔ڈسٹرکٹ جیل لاہور | حمزہ فاؤنڈیشن لاہور |
| 2۔ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 3۔ڈسٹرکٹ جیل گجرات | مسماۃ ثمینہ فخر مشتاق،ایم این اے گجرات |
| 4۔ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد | چودھری محمد حنیف،کسان آئل ملز فیصل آباد |
| 5۔سنٹرل جیل فیصل آباد | دارالحسان سمندری روڈ فیصل آباد |
| 6۔ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا | پنجاب پریزن سوسائٹی |
| 7۔ڈسٹرکٹ جیل ملتان | میاں فیصل مختار سابقہ سٹی ناظم ملتان |
| 8۔سنٹرل جیل میانوالی | خادم حسین / مہر خان میموریل فاؤنڈیشن میانوالی |
| 9۔ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ | چودھری امجد اقبال چیمہ / چودھری محمد اکرم آف سیالکوٹ |
| 10۔سنٹرل جیل گوجرانوالہ | چودھری افتخار احمد گارڈن ٹاؤن گوجرانوالہ |
| 11۔ڈسٹرکٹ جیل اٹک | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 12۔بورسٹل جیل فیصل آباد | سپارک فاؤنڈیشن فیصل آباد |
| 13۔سنٹرل جیل ملتان | حاجی عطاءالرحمان گروپ آف انڈسٹریز ملتان |
| 14۔سنٹرل جیل لاہور | قریشی فاؤنڈیشن لاہور |
| 15۔ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 16۔ڈسٹرکٹ جیل شاہپور | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 17۔ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر | میاں محمد رؤف سیالکوٹ |
| 18۔ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 19۔سب جیل چکوال | ہارون غنی چیمہ |
| 20۔سنٹرل جیل بہاولپور | تعلیم القرآن |
| 21۔سنٹرل جیل ساہیوال | چودھری شمزید حسین این جی او ساہیوال |
| 22۔سنٹرل جیل ڈی جی خان | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 23۔ڈسٹرکٹ جیل راجن پور | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |

| | |
|---|---|
| 24۔ڈسٹرکٹ جیل جہلم | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 25۔ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 26۔بورسٹل جیل بہاولپور | جسٹس شاہد بلال، لاہور ہائی کورٹ بنچ بہاولپور |
| 27۔وومن جیل ملتان | الخدمت فاؤنڈیشن لاہور |
| 28۔سنٹرل جیل راولپنڈی | پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ راولپنڈی |
| 29۔ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی | پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ |

## ساہیوال: سنٹرل جیل میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3097: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان**: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ کتنا ہے۔ کتنے رقبہ پر بلڈنگ ہے اور کتنا رقبہ پر فصل کاشت کی جاتی ہے یا خالی پڑا ہے یا کوئی دیگر استعمال میں ہے؟

(ب) اس جیل کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس جیل کے سال12۔2011اور13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں اگر ان سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو آڈٹ کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) اس جیل کے کس کس ملازم کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں تفصیل گریڈ9اور اوپر کے ملازمین کی فراہم کی جائے؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ 154ایکڑ اور 2کنال ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نام | ایکڑ | کنال | مرلہ |
|---|---|---|---|
| ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (زیر تعمیر) | 28 | 05 | 09 |
| جیل بلڈنگ | 55 | 00 | 00 |
| جیل کالونی وارڈر لائن | 60 | 00 | 00 |
| زیر کاشت رقبہ | 10 | 04 | 11 |

(ب) تفصیل ملازمین گریڈ اور عہدہ وار کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال کے سال12۔2011 اور13۔2012 کے اخراجات کی مد وار تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال12۔2011 کی آڈٹ رپورٹ کے مطابق کل آڈٹ پیرے17 ہیں۔ان میں8آڈٹ پیراایڈوانس پیروں میں سے پانچ پیرے SDAC میں میٹنگ میں discuss ہو چکے ہیں باقی تین پیرے PAC میٹنگ میں discuss ہوں گے۔

باقی9پیرے Ordinary ہیں جن کی DAC میٹنگ مورخہ 2013-04-02/01 کو ہو چکی ہے لیکن میٹنگ کے منٹس تاحال موصول نہ ہوئے ہیں۔

(د) سنٹرل جیل ساہیوال کے مندرجہ ذیل افسران و اہلکاران کے خلاف انکوائریاں زیر سماعت ہیں۔

i. قاری امانت علی مذہبی ٹیچر (سکیل نمبر12) کے خلاف ناقص کارکردگی اور نااہلی کی بناء پر انکوائری مورخہ 2014۔04۔14 کو شروع ہوئی اور ملک مبشر احمد خان ڈی آئی جی لاہور ریجن لاہور انکوائری آفیسر مقرر ہوئے۔

ii. قاری عبدالعزیز مذہبی ٹیچر (سکیل نمبر12) کے خلاف قیدی محمد احمد ولد نواز نے سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ساہیوال کو شکایت کی کہ اس نے اس پر تشدد کیا ہے جس کی بابت اہلکار مذکورہ کو مورخہ 2014۔02۔12 کو معطل کیا گیااور شوکاز نوٹس جاری کیا گیاجواب تسلی بخش نہ ملنے پر مذکورہ اہلکار کے خلاف باقاعدہ انکوائری مورخہ 2014۔04۔07 کو لگائی گئی اور محمد اکبر میلن پرنسپل پنجاب پریزن سٹاف ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا۔ بعد از انکوائری الزامات نہ ثابت ہونے پر مذکورہ اہلکار کو بری الذمہ کر دیا گیا۔

iii. سنٹرل جیل ساہیوال کے متعلقہ ایک خبر روزنامہ "نیوز" مورخہ 2012۔12۔29 کو شائع ہوئی کہ 19 قیدیان کو دھوکا دہی کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال سے زائدالعمر ہونے کی بناء پر رہا کیا گیا جس کی ابتدائی انکوائری جناب ڈی آئی جی لاہور ریجن لاہور نے کی اور کیس برائے انضباطی کارروائی محکمہ داخلہ پنجاب کو ارسال کیا گیا جس پر مندرجہ ذیل ذمہ داران آفیسران کو شوکاز نوٹسز جاری ہوئے۔

1) شیخ محمد اکرام، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
2) محمد سلیم گل، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
3) ڈاکٹر رفیق احمد صدیقی، میڈیکل آفیسر

## ضلع منڈی بہاؤالدین میں جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

*5449: جناب شفقت محمود: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین کی جیلوں میں قیدیوں کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین جیل میں سزائے موت کے قیدیوں کی کتنی تعداد ہے ان کو کون کون سی سہولت دی جارہی ہے؟

(ج) تمام قیدیوں کو ہفتہ وار مہیا کیا جانے والے کھانے کی تفصیلات بیان کریں؟

(د) جیل میں قیدی مریضوں کے لئے طبی سہولیات کی تفصیلات بیان کریں؟

(ہ) کیا حکومت منڈی بہاؤالدین میں خواتین جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین میں اسیران کی تعداد656 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین میں قیدیان سزائے موت کی تعداد112 ہے اور ان کو کھانے پینے، علاج معالجہ، ملاقات اور دیگر تمام ضروری سہولیات بمطابق پاکستان پریزن رولز1978 کے تحت مہیا کی جارہی ہیں۔

(ج) جیل ہذا پر اسیران کو ہفتہ وار مہیا کئے جانے والے کھانے کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | ایام | ناشتہ | کھانا دوپہر | کھانا شام |
|---|---|---|---|---|
| 1 | سوموار | چائے+روٹی | گوشت مرغ+سفید چنا+روٹی | سبزی+روٹی+چاول(زردہ چاول ہر ماہ کے دوسرے اور چوتھے سوموار کو دیئے جاتے ہیں) |
| 2 | منگل | چائے+روٹی | سبزی+روٹی | گوشت مرغ+روٹی |
| 3 | بدھ | چائے+روٹی | دال ماش+روٹی | گوشت مرغ+آلو+روٹی |
| 4 | جمعرات | چائے+روٹی | گوشت مرغ+دال چنا+روٹی | دال چنا+روٹی+چاول(جبکہ ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو نمکین چاول+دال چنا دیئے جاتے ہیں) |
| 5 | جمعہ | چائے+روٹی | سفید چنا+روٹی | گوشت مرغ+روٹی |
| 6 | ہفتہ | چائے+روٹی | سبزی+روٹی | گوشت مرغ+روٹی |
| 7 | اتوار | چائے+روٹی | دال مسور+دال مونگ+روٹی | لوبیا سفید+روٹی |

(د) جیل ہذا میں ہسپتال موجود ہے جس میں ضرورت کی تمام ادویات موجود ہیں نیز الٹرا ساؤنڈ، ڈینٹل چیئر اور ECG کی سہولت بھی موجود ہے۔ اسیران میں ہیپاٹائٹس، ٹی بی اور ایڈز کی تشخیص کے لئے ایک لیبارٹری موجود ہے جس میں ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کے تعاون سے مندرجہ بالا بیماریوں کی تشخیص اور علاج کی سہولت فراہم کی جارہی ہے نیز نشہ کے عادی اسیران کے لئے Drug Rehabilitation Centre قائم کیا گیا ہے جس میں منشیات کے عادی اسیران کی جیل آمد کے بعد مکمل علاج کیا جاتا ہے۔ جیل ہذا پر ایک میڈیکل

آفیسر کی اسامی ہے جو کہ اس وقت خالی ہے ایمرجنسی کے وقت ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال منڈی بہاؤالدین سے فوری طور پر میڈیکل آفیسر فراہم کر دیا جاتا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل آفیسرز ڈی ایچ کیو ہسپتال سے جیل ہذا کا وزٹ کرتے ہیں جن کی ڈیوٹی ڈسٹرکٹ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین لگاتے ہیں۔

(ہ) ضلع منڈی بہاؤالدین میں خواتین کے لئے جیل بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔ ضلع ملتان میں عورتوں کے لئے ایک جیل موجود ہے نیز خواتین کے لئے ہر جیل میں علیٰحدہ بارک موجود ہے۔

## غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

### ضلع وہاڑی: بہبود آبادی کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

3: **محترمہ شمیلہ اسلم**: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل وہاڑی میں بہبود آبادی کے کتنے مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں اور کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان مراکز میں کون کون سے ملازمین کب سے تعینات ہیں؟

(ج) محکمہ میں کب سے کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

**وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):**

(الف) تحصیل وہاڑی میں بہبود آبادی کے 17 مراکز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مراکز میں موجود ملازمین کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبود آبادی (تحصیل وہاڑی) میں موجود خالی اسامیوں کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

### ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منظور شدہ رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

226: **جناب امجد علی جاوید**: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا منظور شدہ رقبہ کتنا ہے، کتنے رقبہ پر جیل کی بلڈنگ ہے اور کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے؟

(ب) کیا ڈسٹرکٹ جیل میں فصلوں کے لئے کاشت ہونے والے رقبہ کے لئے انہار سے پانی منظور شدہ ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نفی ہے تو کیا محکمہ نہر سے غیر قانونی طور پر پانی حاصل کر کے ڈسٹرکٹ جیل کے رقبہ کی آبپاشی کرتا ہے؟

**وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) جیل کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | مرلہ | کنال | ایکڑ |
|---|---|---|---|
| 1۔ جیل بلڈنگ | 00 | 04 | 25 |
| 2۔ رہائشی کالونی، وارڈر لائن، مسجد سٹاف کالونی، ڈاکخانہ، گیراج، ڈسپنسری، کلب، دکانیں وغیرہ | 16 | 04 | 31 |
| 3۔ زرعی رقبہ | 00 | 04 | 10 |
| کل رقبہ | 16 | 04 | 67 |

(ب) نہیں۔

(ج) جیل ہذا پر نہری پانی استعمال نہیں کیا جاتا ہے پانی کی باقاعدہ منظوری کے لئے ڈپٹی سیکرٹری ڈویلپمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب، ہوم ڈیپارٹمنٹ، لاہور کی دفتری چٹھی نمبری SO(DEV)HD/15-15/2011 مورخہ 26-11-2011، چٹھی نمبری SO(DEV)HD/15-15/2011 مورخہ 19-06-2012، انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات لاہور کی چٹھی نمبری Bldgs/2012/33524 مورخہ 09-06-2012 اور سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چٹھی نمبری 5134 مورخہ 14-07-2014، چٹھی نمبری 5595 مورخہ 11-08-2014 اور چٹھی نمبری 5705 مورخہ 18-08-2014 کے تحت سیکرٹری، گورنمنٹ آف دی پنجاب، اریگیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کو لکھی جا چکی ہے۔

## راجن پور: محکمہ بہبود آبادی کے زیر استعمال گاڑیاں
## اور ان کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

60: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ بہبود آبادی کی کل کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) مالی سال14۔2013 میںP.O.Lکی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) مالی سال14۔2013 میں گاڑیوں کیR&Mکی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ بہبود آبادی کی کل13 گاڑیاں موجود ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال14−2013 میںP.O.Lکی مد میں کل−/10,95,000روپے مختص کئے گئے جن میں سے−/10,20,164روپے خرچ ہوئے اور−/74,836روپے بقایا ہیں۔

(ج) مالی سال14−2013 میں گاڑیوں کیR & Mکی مد میں−/1,65,000روپے مختص کئے گئے جس میں سے−/1,55,905روپے خرچ ہوئے۔

## گوجرانوالہ ڈویژن میں جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

**357:چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:−

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنی جیلیں کہاں کہاں بنائی گئی ہیں ان جیلوں میں کتنے قیدی/ حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت کتنے قیدی/ حوالاتی رکھے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ جیلوں میں کتنے کتنے بیڈ کے ہسپتال بنائے گئے ہیں اور ان ہسپتالوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کو تشخیص اور علاج کی کون کون سی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتالوں میں سے کون کون سے ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنائے ہیں اور کون سے ہسپتال مخیر حضرات کے تعاون سے بنائے گئے ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

**وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):**

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن کے چار اضلاع گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات اور منڈی بہاؤالدین میں جیل خانہ جات موجود ہیں۔

| جیل کا نام | اسیران رکھنے کی گنجائش | موجودہ اسیران |
|---|---|---|
| 1۔سنٹرل جیل گوجرانوالہ | 1425 | 3295 |
| 2۔ڈسٹرکٹ جیل گجرات | 457 | 1483 |

| | | |
|---|---|---|
| 3۔ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین | 279 | 654 |
| 4۔ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ | 722 | 2228 |

(ب)

1۔سنٹرل جیل گوجرانوالہ:

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں 12 بیڈز کا ہسپتال موجود تھا جس کی گنجائش کو حال ہی میں بڑھایا گیا ہے اور اس وقت یہ ہسپتال 60 بیڈز پر مشتمل ہے اور اسیران کی تشخیص اور علاج معالجہ کے لئے درج ذیل سہولیات دستیاب ہیں:

1۔ ایکسرے مشین
2۔ الٹرا ساؤنڈ مشین
3۔ ای سی جی
4۔ کلینیکل لیب
5۔ جدید ڈینٹل سیکشن
6۔ آپریشن تھیٹر کی سہولت

مزید برآں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز / سرجن کو بھی بلوایا جاتا ہے اور اس کے علاوہ قرشی فاؤنڈیشن کی جانب سے 2 کوالیفائیڈ حکیم تعینات کئے گئے ہیں جو قرشی فاؤنڈیشن کی جانب سے فراہم کردہ ہربل ادویات سے مفت علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کررہے ہیں۔

2۔ڈسٹرکٹ جیل گجرات:

ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں 20 بیڈز کا ہسپتال موجود ہے۔ جہاں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تشخیص اور علاج کے لئے درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ الٹرا ساؤنڈ
2۔ ای سی جی
3۔ ٹی بی ڈاٹ لیبارٹری
4۔ ڈینٹل یونٹ
5۔ مفت ادویات کی فراہمی، 24 گھنٹے میڈیکل آفیسر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی دستیابی، بیرون جیل ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کے وزٹ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

3۔ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین:

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین میں 12 بیڈز کا ہسپتال موجود ہے جہاں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تشخیص اور علاج کی درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ نشہ کے عادی اسیران کے لئے Drug Rehabilitation Centre کا قیام

2۔ ای سی جی

3۔ الٹراساؤنڈ

4۔ ڈینٹل یونٹ کا قیام

5۔ ٹی بی کی تشخیص کے لئے لیبارٹری کا قیام۔

4۔ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ:

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں 44 بستروں کا ہسپتال موجود ہے۔جہاں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تشخیص اور علاج کی درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ لیبارٹری

2۔ ایکسرے مشین

3۔ الٹراساؤنڈ

4۔ ڈینٹل چیئر

5۔ ای سی جی

6۔ عادی منشیات اسیران کی بحالی کا سنٹر بھی موجود ہے۔

(ج) سنٹرل جیل گوجرانوالہ:

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں پہلے سے موجود 12 بیڈز کا ہسپتال حکومت کے وسائل سے بنا جبکہ ہسپتال کی گنجائش بڑھانے کے لئے حال ہی میں مخیر حضرات کے تعاون سے نئے وارڈ بنائے گئے ہیں جن میں 60 بیڈز کی گنجائش ہے اس کے علاوہ مخیر حضرات کی جانب سے اسیران کے علاج معالجہ کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات بھی بطور عطیہ فراہم کی گئی ہیں:

1۔ آپریشن تھیٹر (تعمیر مع مشینری وغیرہ)

2۔ کلینیکل لیب (تعمیر مع مشینری وغیرہ)

3۔ ڈینٹل سیکشن (تعمیر مع مشینری وغیرہ)

4۔ ایکسرے مشین

5۔ ای سی جی مشین

6۔ قریشی کے تعاون سے دواخانہ قائم ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل گجرات:

ڈسٹرکٹ جیل گجرات کا ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنوایا ہے اور مذکورہ ہسپتال کے اخراجات حکومت کے فنڈز سے کئے جاتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین:

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین کا ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنوایا ہے اور مذکورہ ہسپتال کے اخراجات حکومت کے فنڈز سے کئے جاتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ:

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ کا ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنوایا ہے اور مذکورہ ہسپتال کے اخراجات حکومت کے فنڈز سے کئے جاتے ہیں۔

## لاہور میں پاپولیشن ویلفیئر کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

208: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز سال 2012-13 اور 2013-14 میں کتنی مالیت کی ادویات مہیا کی گئیں؟

(ج) ان ادویات سے کل کتنے لوگ مستفید ہوئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) لاہور میں پاپولیشن ویلفیئر کے کل 101 مراکز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ مراکز کو سال 2012-13 میں مبلغ -/20,17,240 روپے اور سال 2013-14 میں -/1,36,66,680 روپے کی ادویات فراہم کی جا چکی ہیں۔

(ج) ان ادویات سے سال 2012-13 میں کل -/39,728 اور سال 2013-14 میں کل 40,883 لوگ مستفید ہوئے۔

## ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

535: میاں طارق محمود: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں کتنے قیدی ہیں اور ان میں سزائے موت کے کتنے قیدی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قیدیوں کے لحاظ سے جیل میں گنجائش کم ہے؟

(ج) کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ جیل میں قیدیوں کے لحاظ سے گنجائش بڑھائی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اس وقت 1467 اسیران مقید ہیں جن میں 1167 حوالاتی، 157 قیدی اور 143 سزائے موت کے اسیران شامل ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات 1930 میں تعمیر ہوئی جس میں 377 نفر اسیران کو رکھنے کی گنجائش تھی۔ حال ہی میں جیل ہذا میں نیو جیل بلڈنگ کا بھی افتتاح ہو چکا ہے جس میں ہسپتال، کچن اور دو حوالاتی بارکیں شامل ہیں اور اب 537 نفر اسیران کو اس میں رکھنے کی گنجائش ہے لیکن اب بھی گنجائش سے زیادہ اسیران مقید ہیں۔

(ج) اس سلسلہ میں انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب لاہور نے سالانہ دورہ پر مورخہ 14-02-2015 کو 32 عدد نئے سزائے موت کے سیل بنانے کی منظوری دی ہے۔

## نس بندی پر وظیفہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

302: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نس بندی کروانے پر ۔/500 روپے کا وظیفہ دیا جاتا ہے کیا اس میں خواتین بھی شامل ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ وظیفہ صوبے کے تمام اضلاع کے لئے ہے یا مخصوص شہروں / سنٹروں میں دیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا نس بندی کروانے کے لئے عمر کی قید ہے اگر ایسا ہے تو کس عمر کے افراد کو نس بندی کروانے پر وظیفہ دیا جاتا ہے؟

(د) ضلع فیصل آباد میں 13۔2012 میں نس بندی کروانے والے مرد اور خواتین کی تعداد اور وظیفہ کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا نس بندی کی رقم صوبائی سطح پر یا ضلع کی سطح پر خرچ کی جاتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) نس / نل بندی کروانے پر کسی قسم کا وظیفہ نہیں دیا جاتا البتہ 30۔جون 2010 تک نس / نل بندی کروانے والے مرد و خواتین دونوں کو کلائنٹ فیس بطور one day wage compensation دی جاتی تھی جو بعد ازاں ختم کر دی گئی۔

(ب) یہ کلائنٹ فیس صوبے کے تمام اضلاع میں30۔ جون2010تک دی جاتی تھی۔

(ج) نس بندی کروانے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں 13-2012 میں نس بندی کروانے والے مرد حضرات 717 اور نل بندی کروانے والی خواتین4935 ہیں۔اس سال کے دوران کسی فرد کو کلائنٹ فیس نہیں دی گئی۔

(ہ) نس / نل بندی کے لئے رقم فنڈز وفاقی حکومت کی طرف سے باوساطت صوبائی حکومت ضلع / تحصیل کی سطح پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

## ڈسٹرکٹ جیل گجرات کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

536: میاں طارق محمود: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات شہر میں واقع ہے اردگرد کے گھر اونچے ہیں اور جیل کی بلڈنگ بہت نیچے ہے جس کی وجہ سے باہر سے دہشت گردی کا واقعہ ہو سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکیورٹی رسک ہے حکومت کب تک جیل کو شہر سے باہر شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ جیل کی جگہ بڑی قیمتی ہے اس کو اگر فروخت بھی کیا جائے تو نئی جیل بن سکتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات شہر میں واقع ہے اور اس کے اردگرد کے گھر جیل کے ساتھ واقع ہیں جیل کی شمالی سائیڈ پر DPC کے لیول سے 17 فٹ اونچی اور 600 فٹ لمبی پیرا میٹر وال ہے جس پر تقریباً پانچ فٹ کی اونچائی تک پانچ عدد Live Electric Wire نصب ہیں جبکہ اس کے پیچھے رہائشی مکانات کے ساتھ DPC کے لیول سے دس فٹ اونچی اور 147 فٹ لمبی سکیورٹی وال ہے جس کے اوپر ڈیڑھ فٹ اونچی ریزر کٹ وائر لگائی گئی ہے۔ جیل کی مغربی (backside) پر ڈسٹرکٹ پولیس، گجرات کے تعاون سے ایک police picket ہے جہاں چوبیس گھنٹے پولیس ملازمین موجود رہتے ہیں۔ جیل کی مشرقی سائیڈ پر 17 فٹ اونچی باؤنڈری وال ہے۔ جیل کے گرد باؤنڈری وال کے ساتھ دس فٹ اونچی سکیورٹی وال تعمیر کی

گئی ہے جس کی ٹوٹل لمبائی 1926 فٹ ہے اور سکیورٹی وال کے اوپر ڈیڑھ فٹ اونچی ریزر کٹ وائر لگائی گئی ہے۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے جیل ملازمین (5۔4) چوبیس گھنٹے سکیورٹی وال کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں نیز ڈسٹرکٹ پولیس، گجرات کے تعاون سے بھی بیرونی سکیورٹی مضبوط کی گئی ہے۔ سکیورٹی کے لحاظ سے جیل مکمل طور پر محفوظ ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں ضلعی انتظامیہ اور پولیس کے تعاون کے ساتھ مل کر سکیورٹی پلان بنالیا گیا ہے اس وقت جیل کو شفٹ کرنے کے لئے کوئی مناسب جگہ میسر نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ موجودہ جیل کی جگہ بڑی قیمتی ہے البتہ اس طرح کا کوئی تخمینہ نہ لگایا گیا ہے۔

## سرگودھا: ہسپتالوں میں فیملی پلاننگ کلینکس سے متعلقہ تفصیلات

463: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں فیملی پلاننگ کلینکس موجود نہ ہیں؟

(ب) کیا محکمہ پاپولیشن پلاننگ ہسپتالوں میں عوام کی سہولت کے لئے متعلقہ عملہ و ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے چار تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سلانوالی، ساہیوال، کوٹ مومن اور بھیرہ میں فیملی پلاننگ کلینکس موجود نہ ہیں جبکہ دو تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھلوال، شاہ پور اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں فیملی پلاننگ کلینکس عوام کو سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! محکمہ پاپولیشن ویلفیئر نے عوام کی سہولت کے لئے ہسپتالوں میں موجود خالی اسامیوں پر متعلقہ عملہ و ڈاکٹر تعینات کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے جو کہ اسی مالی سال 15-2014 میں مکمل ہو جائے گا۔

## لاہور: بہبود آبادی کے مراکز سے متعلقہ تفصیلات

464: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز موجود ہیں نیز یہ کہاں کہاں واقع ہیں، فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں مرد و خواتین کے لئے کیا بنیادی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فلاحی مراکز میں آنے والے مرد و خواتین کو کوئی مالی امداد بھی دی جاتی ہے اگر ہاں تو کس علاج پر کتنی امداد دی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) لاہور شہر میں محکمہ بہبود آبادی کے 101 فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں۔ ان مراکز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں مرد و خواتین کے لئے درج ذیل بنیادی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:۔

1) مانع حمل ادویات کی فراہمی

2) زچہ و بچہ کی دیکھ بھال

3) عام بیماریوں کا علاج معالجہ

(ج) جی نہیں! محکمہ بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں آنے والے مرد و خواتین کو کسی قسم کی مالی امداد نہیں دی جاتی۔

## سرگودھا: پاپولیشن ویلفیئر سے متعلقہ تفصیلات

465: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ضلع سرگودھا میں پاپولیشن کے مراکز میں کل کتنا سٹاف ہے، تعداد بیان فرمائیں؟

(ج) سال 14۔2013 میں کتنی رقم عوام کی فلاح کے لئے خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 14۔2013 ضلع سرگودھا میں پاپولیشن ویلفیئر کے کن کن منصوبوں پر عمل ہوا اور کون کون سے منصوبے ابھی ادھورے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں پاپولیشن ویلفیئر کے 55 فلاحی مراکز موجود ہیں جن کی تفصیل (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں پاپولیشن ویلفیئر کے فلاحی مراکز میں موجود سٹاف کی کل تعداد 370 ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفس سرگودھا میں مالی سال 14-2013 میں عوام کی فلاح کے لئے خرچ کی گئی کل رقم -/8,03,71,774 روپے ہے۔

(د) ضلع سرگودھا میں مالی سال 14-2013 کے دوران پاپولیشن ویلفیئر کا کوئی نیا منصوبہ عمل میں نہ لایا گیا البتہ موجودہ منصوبہ 15-2010 کے مطابق عوام کو سہولیات فراہم کی گئیں۔

## رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ مدیحہ رانا مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

## مسودہ قانون (ترمیم) معذور افراد کی ملازمت و بحالی پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The Punjab Disabled Persons (employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015(Bill No .10 of 2015)."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب، جناب محمد ارشد ملک صاحب آپ تشریف رکھیں۔ وزیر خزانہ یہاں پر موجود ہیں۔ منسٹر صاحب! یہ چوبیس، پچیس اپریل 2012 میں ہونے والی فنانس کمیٹی کا جو decision تھا اس بارے میں ہماری میٹنگ کے دوران بات ہوئی تھی تو آپ نے اس میں commit کیا تھا کہ میں تین دن کے اندر اندر ایوان کو اس بارے میں یہاں آکر آگاہ کروں گا۔ فنانس کمیٹی کا ملازمین کی salaries کے حوالے سے جو decision تھا، اس کے حوالے سے آپ نے وعدہ کیا تھا، بتائیں کہ اس پر کوئی progress ہوئی ہے؟

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے اس کی detail کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ کو کہا تھا اور میری ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بات ہو گئی تھی۔ ابھی میرے پاس اس کی detail آجاتی ہے تو میں اس پر آج ہی عملدرآمد کروا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ فنانس کمیٹی کا ایک decision ہو چکا ہے۔ آپ اس پر implementation کروائیں۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو implement کروائیں۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! فوراً implement کروائیں۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آج ہی کروائیں۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے آپ کی توجہ اس طرف دلائی ہے کہ آپ متعدد مرتبہ رولنگ دے چکے ہیں کہ اگر جواب میں کوئی کمی کوتاہی ہے تو آپ تحریک استحقاق لے آئیں۔ میرا آج

جیل خانہ جات کے متعلق ایک سوال تھا، اس کو غیر نشان زدہ سوالوں میں ڈال دیا گیا ہے، اس کا جز(ج) میں جو جواب دیا گیا ہے، یہ ایک ایسا issue ہے کہ وہاں ڈسٹرکٹ میں۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** امجد علی جاوید صاحب! اب میں وقفہ سوالات ختم کر چکا ہوں، آپ اس کو میرے چیمبر میں لے کر آ جائیں پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

**محترمہ راحیلہ خادم حسین:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** میرے خیال میں آج جمعہ ہے، وقت تھوڑا ہے اس لئے ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں، محترمہ! آپ بھی تشریف رکھیں۔

## تحاریک التوائے کار

**جناب قائم مقام سپیکر:** اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 69/15 چوہدری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی طرف سے ہے۔ چیمہ صاحب! آپ عمرہ پر گئے ہوئے تھے؟

**چوہدری عامر سلطان چیمہ:** جی ہاں!

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کو بہت مبارک ہو۔

## تاندلیانوالہ میں ٹی ایم اے انتظامیہ کی ملی بھگت سے بغیر نقشہ سے عمارتوں کی تعمیر

**چوہدری عامر سلطان چیمہ:** شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2۔فروری 2015 کی خبر کے مطابق تاندلیانوالہ انتظامیہ کی ملی بھگت سے بغیر نقشہ کے عمارتوں کی تعمیر جاری ہے۔ حکومت کو لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ تاندلیانوالہ شہر اور گردونواح میں عرصہ دراز سے کمرشل و رہائشی جگہوں پر بغیر نقشے کے غیر قانونی عمارتوں کی تعمیر عروج پر پہنچ گئی ہے۔ ٹی ایم اے انتظامیہ کی خاموشی کے باعث حکومتی خزانے کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں جن میں تھانہ بازار، کالج روڈ، اقبال کالونی، ممتاز آباد، قائداعظم روڈ اور غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیاں شامل ہیں، جہاں پر بااثر افراد نے ٹی ایم اے کے عملہ کے ساتھ ملی بھگت کر کے

اہلکاروں کو کچھ دے دلا کر تعمیر کی جارہی ہے۔ سماجی تنظیموں نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ شہر بھر میں جاری غیر قانونی تعمیرات کا سلسلہ فوری طور پر بند کروایا جائے اور بد عنوانی میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کر کے ان کو سزا دی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور** (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/71 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔

## فیصل آباد میں سینکڑوں سرکاری سکولوں کے 465 کلاس رومز کو خطرناک قرار دیا جانا

**چودھری عامر سلطان چیمہ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 4۔فروری 2015 کی خبر کے مطابق فیصل آباد میں 167 سرکاری سکولوں کے 465 کلاس رومز کو خطرناک قرار دے دیا گیا ہے۔ خطرناک قرار دی گئی عمارتوں میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں، طلباء کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہو رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ضلع فیصل آباد کے 2316 سکول ایسے ہیں جن کے 465 کلاس رومز کی حالت مخدوش ہونے پر انہیں خطرناک قرار دے دیا گیا ہے۔ ان میں 56 سکولوں کے 115 کلاس رومز کی حالت انتہائی مخدوش ہے انہیں فوری طور پر از خود گرا دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تاہم اس کے باوجود ان خطرناک عمارتوں میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں اور ہزاروں طلباء و طالبات کے سروں پر خطرے کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ ضلع بھر کے 72 سکول مکمل چار دیواری سے محروم ہیں جبکہ خطرناک قرار دیئے جانے والے کلاس رومز والے زیادہ سکول دیہی علاقوں میں قائم ہیں۔ خطرناک قرار دیئے گئے کلاس رومز کو گرا کر نئے سرے سے تعمیر کے لئے 50 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا اور اس سلسلہ میں صوبائی حکومت سے فنڈز فراہم کرنے کی درخواست کی گئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرمادیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شیخ صاحب! اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

## گورنمنٹ آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

**چودھری عامر سلطان چیمہ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 6۔فروری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ کوآپریٹو سے منظور شدہ سرکاری افسران کی رہائش کے لئے قائم کی جانے والی گورنمنٹ آفیسرز کوآپریٹو سوسائٹی میں لاقانونیت، اختیارات سے تجاوز قوانین کی خلاف ورزی اور قبضہ گروپوں کی سرپرستی معمول بن گئی ہے۔ جنگل اور ویرانے کا منظر پیش کرنے والی سوسائٹی میں سالانہ کروڑوں روپے کے اخراجات نے کرپشن کا پول کھول دیا۔ محکمہ کوآپریٹو کے سرکل رجسٹرار کی جانب سے کی جانے والی انسپکشن اور تحریری رپورٹ تین ماہ سے سرخ فیتے کی نذر کر دی گئی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 79/15 جناب احمد شاہ کھگہ، چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔

## لاہور میں فضا سے آکسیجن چوری کرنے کا انکشاف

**چودھری عامر سلطان چیمہ:** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 6۔فروری2015 کی خبر کے مطابق لاہور میں آکسیجن تیار کرنے والی فیکٹریاں، شہریوں کو سانس لینے کے بنیادی حق سے محروم کر رہی ہیں۔ کوٹ لکھپت سندر انڈسٹریل اسٹیٹ شالیمار لنک روڈ میں قائم تین فیکٹریاں فضا سے آکسیجن کشید کر رہی ہیں جس سے فضا میں آکسیجن کا تناسب کم ہو رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق فضا میں آکسیجن کا تناسب تیزی سے کم ہو رہا ہے اور فیکٹریوں کی طرف سے سانس لینے کے لئے درکار آکسیجن پر بھی ڈاکا مارا جا رہا ہے۔ آکسیجن تیار کرنے والی فیکٹریاں شہریوں کو آزاد فضا میں سانس لینے کے حق سے بھی محروم کر رہی ہیں اور فضا سے آکسیجن حاصل کر کے سلنڈروں میں بھری جا رہی ہے اور کوئی متبادل ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے فضا میں آکسیجن کو مصنوعی طور پر تیار نہیں کیا جا سکتا اور ایسا کوئی خام مال موجود نہیں جس کی مدد سے آکسیجن پیدا کی جا سکے۔ یہ فیکٹریاں چوبیس گھنٹے فضا سے آکسیجن حاصل کر رہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق شہر میں آکسیجن کا تناسب پہلے ہی کم ہے۔ ایسے میں یہ فیکٹریاں فضا سے آکسیجن چوری کر کے اس میں مزید کمی کر رہی ہیں۔ ان فیکٹریوں کو ایسے علاقوں میں منتقل کیا جائے جہاں جنگلات وغیرہ زیادہ ہوں، شہر میں ایسی فیکٹریوں کا قیام زندگی کے لئے خطرے کا باعث ہے جبکہ گرین ہاؤس گیسز اور آلودگی کی وجہ سے آکسیجن میں پہلے ہی کمی واقع ہو چکی ہے اور آکسیجن مہیا کرنے کا بڑا ذریعہ پودے اور درخت بھی کم ہو چکے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، امجد علی جاوید صاحب!

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر! میں نے ایک بڑی اہم تحریک التوائے کار دی تھی، میری گزارش ہے کہ اسے out of turn لے لیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کی تحریک التوائے کار کا کیا نمبر ہے؟

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 161/15 ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** یہ میاں نصیر صاحب کی طرف سے بھی ہے۔ چلیں آپ پڑھ دیں۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! میری بھی ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار ہے اسے بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس کے بعد آپ بھی پڑھ لیں۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر مانگا تھا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شیخ صاحب! اس کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دوں گا۔

## جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

**جناب امجد علی جاوید:** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 5۔مارچ2015 کی خبر کے مطابق جام پور راہنما تحریک انصاف نصر اللہ دریشک اور علی رضا دریشک نے مسجد شہید کر کے کوٹھی بنالی۔ نالہ سون کی سرکاری زمین پر جام پور شہر میں قبضہ، سیاسی اثر ورسوخ کے باعث انتظامیہ خاموش تماشائی بن گئی۔ تفصیلات کے مطابق ایم پی اے نصر اللہ دریشک اور اس کے بیٹے تحریک انصاف کے ایم پی اے علی رضا خان دریشک نے اپنے بھائیوں سابق وزیر خزانہ حسنین بہادر دریشک اور ذوالفقار خان دریشک کے نام پر کچھ عرصہ قبل موضع تتار والہ کھاتہ نمبر 596 میں مختلف لوگوں سے تقریباً 7 کنال اراضی خرید کر کے انڈس ہائی وے راجن پور روڈ پر اپنی زمین کی آڑ لے کر محکمہ انہار صوبائی حکومت کی کروڑوں روپے کی کمرشل چار کنال سرکاری پلاٹ پر قبضہ کر کے عالیشان کوٹھی کی تعمیر شروع کر دی اور پلاٹ کے فرنٹ پر موجود قدیمی مسجد کو بھی شہید کر کے اپنی کوٹھی میں شامل کر لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ملحقہ ایک کنال محکمہ انہار صوبائی حکومت کے پلاٹ

پر اپنے چہیتے نور احمد رند اور لال ولد جمال رند کا قبضہ کروادیا۔ جس کے خلاف مقامی مذہبی و سیاسی و سماجی حلقوں نے آواز اٹھائی تو بااثر شخصیات کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہ ہو سکی۔اہل علاقہ کا وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ ہے کہ بااثر قبضہ مافیا کی کوٹھیاں گرا کر سرکاری اراضی واگزار کروائی جائے اور قدیمی مسجد کو دوبارہ تعمیر کروایا جائے۔اس حوالے سے عوام میں بڑا اشتعال اور غم و غصہ پایا جارہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** گوندل صاحب! اس تحریک التوائے کار کا detail جواب منگوائیں گے چونکہ یہ میرے بھی notice میں ہے واقعی وہاں پر یہ incident ہوا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کا detail میں جواب منگوائیں گے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جی، ٹھیک ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔جی، ملک صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! میں نے سانحہ پشاور کے بعد سکولوں کا visit کیا ہے---

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کی کوئی تحریک التوائے کار ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جی۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ اس تحریک التوائے کار کو out of turn لینا چاہتے ہیں؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جی۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ کی تحریک التوائے کار کا کیا نمبر ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 160/15 ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، پڑھیں۔

## حلقہ پی پی-222 (ساہیوال) کے متعدد سکول سکیورٹی سہولیات سے محروم

**جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سانحہ پشاور کے بعد سکیورٹی کے پیش نظر میں سکولوں کے وزٹ کے لئے حلقہ ہذا کے سکول گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول G-D/57 ضلع ساہیوال گیا۔ یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ طالبات کے سکول کے پلے گراؤنڈ کی جگہ پر فصلیں بیجی ہوئی ہیں جبکہ طالبات ایک چھوٹے سے کمرے میں بمشکل بیٹھ کر پڑھ رہی ہیں استفسار پر معلوم ہوا کہ سکول کا مذکورہ دو ایکڑ رقبہ متعلقہ ہیڈ مسٹریس نے متعلقہ ڈی ای او ایجوکیشن و کلرکس اور افسران سے ملی بھگت کر کے ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے جس کا سکول کے اکاؤنٹ ہیڈ میں رقم کا اندراج و ریکارڈ موجود نہ تھا جو کہ صریحاً کرپشن کی عکاسی کرتا ہے۔ اسی طرح کا ایک اور کیس گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چھینہ کرم علی ضلع ساہیوال کا ہے وہاں بھی وزٹ کے دوران دیکھا کہ سکول ہذا میں ایک ہی استاد تھا جو کہ 9:00 بجے صبح پہنچا اور آکر سکول میں اسمبلی اور نہ ہی تلاوت کروائی جبکہ وہاں آکر اپنے ذاتی کاموں میں مصروف تھا اور سکول کی بلڈنگ کا جب میں نے معائنہ کیا تو دیکھا کہ سکول کے کمرے لکڑیوں سے بھرے ہوئے تھے جو اہل دیہہ کے بتانے پر پتہ چلا کہ چوری کی لکڑیاں ہیں، جو ذاتی استعمال میں لائی جاتی ہیں، میں نے معززین علاقہ کے تعاون سے چوری شدہ لکڑیاں کمروں سے باہر پھینکوائیں اور کمروں کو طلبہ کے بیٹھنے کے لئے خالی کروایا، بچوں کو وہاں بٹھایا تاکہ وہ پرسکون ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ اسی موضع میں ستم ظریفی دیکھیں کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چھینہ کرم علی ضلع ساہیوال میں یہ دیکھ کر عقل دنگ رہ گئی کہ وہاں سرے سے سٹاف موجود ہی نہ ہے۔ سکول کی طالبات کو ان کے والدین نے دیہہ ہذا سے چھ سے آٹھ کلومیٹر پر واقع R-6/98، R-6/97 اور R-6/92 اور محمد پور کے سکولوں میں بھیجنا شروع کر دیا ہے جبکہ یہ سکول محکمہ کے کاغذات میں چل رہا ہے۔ مندرجہ بالا صورتحال کے پیش نظر دیکھیں جہاں حکومت شرح خواندگی کو بڑھانے، صوبہ میں تعلیم کی یکساں فراہمی اور لوگوں کو پرائیویٹ سکول مافیا سے نجات دلوانے کے نعرے لگا رہی ہے، وہاں پڑھے لکھے پنجاب کا حال دیکھیں جہاں طلباء و طالبات کے بیٹھنے کے لئے عمارت اور نہ ہی اساتذہ، اگر اساتذہ موجود ہیں تو ان کی کارکردگی درج بالا واقعہ سے عیاں ہے اور یہ خادم اعلیٰ پنجاب کے پڑھے لکھے پنجاب کے نعروں کی بھی نفی ہے لہذا مندرجہ بالا مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ طلبہ کو تعلیم

کے زیور سے آراستہ کیا جاسکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! میں جو پوائنٹ آف آرڈر آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کو generally dispose نہ کیجئے گا۔ اس کو in order کر دیجئے گا یا پھر out of order قرار دے دیجئے گا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، آپ بات کریں۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ پچھلے اجلاس میں میری جتنی تحاریک التوائے کار تھیں اُن کو اس وجہ سے decline کیا گیا تھا کہ ان پر بحث ہو گی۔ اس میں محکمہ صحت، امن و امان اور محکمہ تعلیم کے بارے میں تحاریک التوائے کار شامل تھیں۔ ان پر بحث نہیں ہوئی تو پھر میری تحاریک التوائے کار automatically restore ہو جانی چاہئے تھیں لیکن نہیں ہوئیں۔ اسی طرح میری دوسری تحاریک التوائے کار جو پڑی رہیں ان پر دفتر نے ایک عجیب قسم کا مؤقف اختیار کیا ہے۔ دفتر نے یہ کہا کہ چونکہ یہ حالیہ واقعات سے متعلق نہیں، میں particularly بندے کا نام نہیں لے رہا کہ Who said it اُس نے کہا چونکہ یہ حالیہ واقعات سے متعلق نہیں ہیں اس لئے یہ floor پر نہیں لائی جا سکتیں۔

جناب سپیکر! generally international law یا ہمارے ملکی قانون کے مطابق جب کسی برانچ میں چاہے وہ writ branch ہو یا civil branch ہو، ہماری صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی ہو جب وہاں پر تحریک التوائے کار یا تحریک استحقاق آ گئی تو اس کا مطلب ہے کہ وہ condonation سے نکل گئی۔ اب یا تو وہ floor پر آئے گی یا سپیکر صاحب اس کو decline کریں گے۔ اس کو دو مہینے اپنے پاس رکھنے کے بعد یہ کہہ دینا کہ یہ current issue نہیں اس لئے ہم اس کو نہیں لا رہے۔ میں بارہا

آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروا چکا ہوں اور آج پھر عرض کر رہا ہوں کہ یہ discriminatory attitude میرے ساتھ کیوں روا رکھا جا رہا ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے test case بنائیں۔ اگر میری غلطی ہے تو مجھے بتائیں یا پھر اپنے دفتر سے پوچھیں کہ یہ discriminatory attitude میرے لئے کیوں ہے؟ تین دن پہلے آپ نے مہربانی کرتے ہوئے کہا کہ ایل ڈی اے پر بحث ہو گی لیکن کورم point out ہو جانے کی وجہ سے وہ بحث نہیں ہو سکی۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شیخ صاحب! اس میں میرا قصور کیا ہے؟

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! میری عرض تو سُن لیں۔ جتنی تحاریک التوائے کار میں یا دوسرے معزز ممبران دیتے ہیں ان کی بنیاد پر کوئی نہ کوئی بحث ہونی چاہئے۔ بے شک چھ ماہ میں ایک دفعہ کسی issue پر بحث ہو جائے۔ اس سے عوام کا فائدہ ہو گا لیکن یہ طریق کار ٹھیک نہیں کہ ہم محنت کر کے تحاریک لے کر آئیں اور انہیں یہ کہہ کر decline کر دیا جائے کہ یہ current issue نہیں ہے۔ مجھے یہ دھندے آتے ہیں کہ کس طریقے سے decline کرنا ہے، کس طرح اُلٹی ہاکی اور کس طرح سیدھی ہاکی سے گول کرنا ہے؟ مجھے یہ سب کام آتے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شیخ صاحب! آپ جذباتی نہ ہوں بلکہ میری بات سُنیں۔

**شیخ علاؤالدین:** جی، میں آپ کی بات سُن لیتا ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شیخ صاحب! میں نے آپ سے پرسوں commit کیا تھا کہ آپ کی تمام پرانی تحاریک التوائے کار جو کہ میری نظر سے نہیں گزریں کو میں دیکھ لیتا ہوں۔ میں نے آج سیکرٹری اسمبلی سے کہہ دیا ہے وہ میرے پاس آپ کی تمام تحاریک التوائے کار لے کر آئیں گے اور میری آپ کے ساتھ commitment ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وہ تحاریک التوائے کار ایجنڈے پر آئیں گی۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی لیکن اس کے اندر ایک چیز کا اضافہ کر لیں۔ مجھے آپ سے صرف یہ ruling لینی ہے کہ میں حق پر ہوں یا دفتر حق پر ہے؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** شیخ صاحب! مجھے ایک دفعہ یہ تحاریک التوائے کار دیکھنے دیں اور اگر آپ کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو میرا آپ کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! بہت شکریہ

**جناب قائم مقام سپیکر:** اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی جس کا نمبر161 ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ تحریک التوائے کار آپ کی طرف سے اور امجد علی جاوید صاحب کی طرف سے بھی تھی۔اس کو ہم نے combine کر دیا ہے۔اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب کے لئے ایک ہفتے کا وقت مانگا ہے اور اس کا تفصیلی جواب آئے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر اس تحریک التوائے کار کو ایک ہفتے کے لئے pending کیا گیا ہے تو پھر وہاں غریب آدمیوں کے خلاف جو آپریشن چل رہا ہے اس کو بھی رُکوا دیں۔اگر کسی طاقتور شخص کے خلاف حکومت آپریشن نہیں کر سکتی، اگر کسی طاقتور سیاستدان یا بیوروکریٹ سے سرکاری جگہ خالی نہیں کرا سکتی تو پھر وہ غریب لوگ جو وہاں پر دو وقت کی روٹی کے لئے چالیس چالیس سال سے بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے خلاف آپریشن کیوں ہو رہا ہے؟ وہ آپریشن بھی پھر رُکوا دیا جائے۔یہ آپریشن سب سے پہلے طاقتور شخص کے خلاف شروع ہونا چاہئے تھا تاکہ وہاں عام آدمی کو اس جگہ پر قبضہ کرنے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔اب یہ اتنی بڑی تفریق کی جا رہی ہے۔اس تحریک کا جواب دینے کے لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایک ہفتے کا وقت مانگ لیا ہے اور اگر جواب کے لئے وقت دینا ہے تو پھر وہاں آپریشن روک دیا جائے۔لوگ وہاں پر شکایت کر رہے ہیں جبکہ آپ نے اس تحریک کے جواب کے لئے ایک ہفتے کی مہلت دے دی ہے اور اس دوران وہاں آپریشن بھی ہوتا رہے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ محکمہ ریونیو کی رپورٹ اس تحریک کے اندر لگی ہوئی ہے جس میں باقاعدہ طور پر بتا دیا گیا ہے کہ نصر اللہ دریشک صاحب نے وہاں چار کنال جگہ پر قبضہ کیا ہوا ہے۔جب محکمہ ریونیو کی رپورٹ لگ گئی، سرکاری طور پر انتظامیہ آپریشن بھی کر رہی ہے تو پھر ان کو ہفتے دس دن کا وقت کیوں دیا جا رہا ہے؟ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ تحریک التوائے کار آج ہی پیش کی گئی اور آج ہی ایجنڈے پر آئی ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب کے لئے ایک ہفتے کا وقت مانگا ہے۔میں نے انہیں already کہہ دیا ہے کہ اس پر تفصیلی جواب دیا جائے۔

**میاں نصیر احمد:** جناب سپیکر! وہاں پر آپریشن شروع ہو چکا ہے اور لوگ اس پر سراپا احتجاج ہیں۔ آپ سرکاری زمین خالی کروالیں اس پر کسی کو اعتراض نہیں لیکن اس میں تفریق کیوں کی جارہی ہے؟ قانون کی آنکھیں طاقتور کے آگے بند ہیں جبکہ غریب آدمیوں کو وہاں سے ہٹانے کے لئے انتظامیہ آپریشن کر رہی ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** میاں صاحب! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ہفتے دونوں تحاریک کا جواب دے دیا جائے گا۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا تفصیلی جواب منگوائیں۔ میاں صاحب! ایک ہفتہ انتظار کر لیں۔

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، شیخ صاحب!

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! کل پاکستان کا ایک بڑا اہم اور سنہری باب رقم ہوا ہے۔ اس مقدس ایوان میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران نے پارٹی کے ساتھ اپنی دیرینہ اور دلی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے clean sweep کیا اور پنجاب سے سینیٹ کی گیارہ کی گیارہ نشستیں قائد محترم کی قیادت میں جیت لی ہیں۔ کل جب ہم باہر سیڑھیوں پر گئے تو ایک بڑا شاندار منظر نظر آیا۔ ہم نے سندھ سے تعلق رکھنے والے جس سینیٹر کو پنجاب سے ووٹ دے کر جتوایا ہے انہوں نے ایک نعرہ لگایا کہ "چاروں صوبوں کی آواز میاں نواز میاں نواز" یہ یکجہتی اور ہماری پارٹی کا ایک خوبصورت image ہے جو کہ اُبھر کر سامنے آیا ہے۔ میں اس ایوان کے توسط سے پاکستان کے 18 کروڑ عوام کو بالعموم اور پنجاب کے عوام کو بالخصوص دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت شکریہ۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

## سرکاری کارروائی

## مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

## مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2015

**MR ACTING SPEAKER:** Minister for Law may introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015.

**MR ACTING SPEAKER:** The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for Law may move the motion for suspension of Rules.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو وقت دیتا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! مجھے اسی حوالے سے ایک ضروری بات کہنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! اس وقت نہیں، تشریف رکھیں۔

## قواعد کی معطلی کی تحریک

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

**چودھری عامر سلطان چیمہ:** جناب سپیکر! میں اسی سلسلہ میں بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ جب ہماری late amendments آتی ہیں تو ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کی amendments, time bar ہونے کی وجہ سے نہیں لی جا رہیں۔ آج کون سی قیامت آ گئی ہے کہ rules suspend کر کے یہ کیا جا رہا ہے اور یہ Bills, Standing Committees کو بھی refer نہیں کئے۔ آپ یہ Bills, Standing Committees کو refer کر دیں تو دو چار دن میں Standing Committees کی رپورٹ آ جائے گی۔ جو Bills پہلے سے ایجنڈا پر موجود تھے اُنہیں پیچھے کر دیا گیا ہے اور یہ نئے 5 Bills لائے گئے ہیں تو کیا ایسی emergency ہے؟ اس طریقہ سے گورنمنٹ ہمیں اپنی majority کی دھانس، دھونس اور طاقت دکھاتی ہے۔ ظاہر ہے طاقت ور لوگ کمزور پر ہمیشہ حاوی ہو جاتے ہیں تو یہی گزارش ہے کہ اس سارے process کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلایا جائے۔ جب ہمیں قواعد و ضوابط کا سبق دیا جاتا ہے تو حکومت ان قواعد و ضوابط پر کیوں نہیں عمل کرتی؟

**جناب قائم مقام سپیکر:** چیمہ صاحب! اُس دن آپ بھی چلے گئے تھے اور محترمہ بھی چلی گئی تھیں۔ انہوں نے ایک amendment پر oppose کیا تھا لیکن اُس کے باوجود بھی میں نے اس پر ڈاکٹر سید وسیم اختر کو بولنے کا موقع دیا۔ میں نے تو rules کے اندر رہ کر ہی بات کرنی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کو اُس وقت بولنے کا موقع دیا جب ہم لوگ جا چکے تھے اور میں معذرت کے ساتھ کہوں گی کہ ہم نے یہی چیز raise کی تھی اور آپ نے بعد میں اُسی پر اُن کو allow کر دیا لیکن یہ چیز raise کرنے کے باوجود آپ نے ہمیں allow نہیں کیا اور ہم لوگ اسی احتجاج پر باہر چلے گئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں آپ لوگوں کو بھی allow کر دیتا۔ میں نے منسٹر صاحب کو بھیجا کہ آپ لوگوں کو منا کر واپس لائیں لیکن آپ لوگ چلے گئے تھے۔ اگر آپ لوگ موجود ہوتے تو شاید میں آپ کو بھی allow کر دیتا۔ وزیر جیل خانہ جات چودھری عبدالوحید آرائیں صاحب آپ لوگوں کو کافی دیر تک ڈھونڈتے رہے۔ منسٹر صاحب کو ڈاکٹر سید وسیم اختر اور آپ کے دو ممبران ملے وہ انہیں اندر لے کر آئے اگر آپ بھی موجود ہوتے تو میں آپ کو بھی allow کر دیتا۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ Bills 5 ہیں جنہیں rules suspend کر کے ہم پاس کرانا چاہ رہے ہیں اور یہ سب Bills خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہیں۔ پہلے Bills 2 میں جائیداد کا تحفظ اور باقی Bills, family laws 3 میں ترامیم کے حوالے سے ہیں جیسا کہ سب کو پتا ہے کہ خواتین کے حقوق کا عالمی دن 8۔مارچ کو ہوتا ہے تو اُس حوالے سے ہم یہ Bills آج پاس کرانا چاہ رہے ہیں کیونکہ 8۔مارچ کو اتوار ہے تو ہم چاہ رہے ہیں کہ اُس سے پہلے یہ Bills یہاں سے پاس ہو جائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سب کو پتا ہے کہ 8۔مارچ اتوار والے دن ہی آنی تھی تو ان کو pre-planning کر لینی چاہئے تھی۔ یہ اچانک سب کچھ کرنا چاہ رہے ہیں جس سے غلط بات ہو جاتی ہے اور پھر ہمیں بھی موقع نہیں دیا جا رہا کہ ہم اُس میں بہتری لا سکیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! خواتین کی بہتری کے حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے آپ اُس کو تو ہونے دیں۔ میرے خیال میں آپ اس پر اب زیادہ اعتراض نہ کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر آپ نے ہماری بات نہیں سُننی تو پھر کورم تو پورا کرا لیں۔

## کورم کی نشاندہی

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

**جناب قائم مقام سپیکر:** گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):** جناب سپیکر!میں معزز ممبران حزب اختلاف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ Bills خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ہیں جنہیں ہم آج پاس کرنا چاہ رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف محترمہ فائزہ احمد ملک، محترمہ خدیجہ عمر اور چودھری عامر سلطان چیمہ اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

ہم پرسوں بھی یہ Bills پاس کرنا چاہ رہے تھے لیکن انہوں نے اسی طرح کورم point out کیا، آج بھی انہوں نے ایسا ہی کیا ہے اور پتا نہیں یہ ایک خاتون ہو کر کیوں نہیں چاہ رہیں کہ خواتین کے حقوق کے حوالہ سے یہ Bills یہاں پر پاس ہوں؟ مگر میں پھر بھی ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان Bills میں کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہے تو یہ بعد میں ان میں ترامیم لے کر آئیں ہم کھلے دل سے انہیں تسلیم کریں گے۔

## مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

### مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2015

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015 be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015 be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER:** Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 3**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015,
be passed."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015,
be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015,
be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

(قطع کلامیاں)

**جناب قائم مقام سپیکر**: چیمہ صاحب! آپ میری ایک بات سن لیں۔ میں نے آپ کی پوری بات سنی ٹائم کم تھا لیکن اس کے باوجود میں نے آپ کو موقع دیا اور دونوں خواتین ممبران کو موقع دیا۔ محترمہ کی جو genuine بات تھی وہ میں نے سنی۔ انہوں نے کورم کی نشاندہی کی۔ اب آپ ناجائز فائدہ تو نہ اٹھائیں۔

**چودھری عامر سلطان چیمہ**: جناب سپیکر! آپ نے rules suspend کئے۔

**جناب قائم مقام سپیکر**: میں نے تو ایوان کو rules کے مطابق چلانا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف چودھری عامر سلطان چیمہ
ایوان سے واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے)

## مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

### مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015

**MR ACTING SPEAKER**: Minister for Law may introduce the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I introduce the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015.

**MR ACTING SPEAKER:** The Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

## قواعد کی معطلی کی تحریک

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

## مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

### مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015

**MR ACTING SPEAKER**: First reading starts. Minister for Law may move for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER:** Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

## مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

## مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015

**MR ACTING SPEAKER**: Minister for Law may introduce the Family Courts (Amendment) Bill 2015.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I introduce the Family Courts (Amendment) Bill 2015.

**MR ACTING SPEAKER:** The Family Courts (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

## قواعد کی معطلی کی تحریک

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Family Courts (Amendment) Bill 2015."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Family Courts (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Family Courts (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

## مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

## مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015

**MR ACTING SPEAKER**: Minister for Law may move for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER:** Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 3**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 4**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 5**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 6**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 7**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 8**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 9**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 10**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 11**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 12**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 13**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 14**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 15**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

## مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

### مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015

**MR ACTING SPEAKER**: Minister for Law may introduce the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker!

I introduce the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015.

**MR ACTING SPEAKER**: The Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for law may move the motion for suspension of Rules.

### قواعد کی معطلی کی تحریک

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

## مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

## مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015

**MR ACTING SPEAKER**: First reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

There is no amendment in it.

The motion moved and the question is:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 2

**MR ACTING SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 3**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 4**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 5**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 6**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 7**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

## مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

## مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015

**MR ACTING SPEAKER**: Minister for Law may introduce the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker!

I introduce the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015

**MR ACTING SPEAKER**: The Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for law may move the motion for suspension of Rules.

## قواعد کی معطلی کی تحریک

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

## مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

### مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015

**MR ACTING SPEAKER**: First reading starts. Now, we take up the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 3**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 4**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 5**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 6**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

**مسودہ قانون سکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب 2015**

(۔۔۔جاری)

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we resume Clause by Clause consideration of the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill

2015. Consideration of the Bill up to the Clause 17 was completed on 4th March 2015 and now we take up Clause 18.

**CLAUSE 18**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 19**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 20**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 21**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 22**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER:** Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman)**: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

## مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman)**: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood,

Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it?

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn. Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER:** Second readings starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar. Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar. Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed

Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The third amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar. Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 3**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER:** Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman)**: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

**مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015**

**MR ACTING SPEAKER:** First Reading Starts. Now, we take up the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman)**: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

جی، کوئی mover ہے ؟ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جنہوں نے motions دی ہوئی ہیں ان میں سے move کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ پچھلے دن انہوں نے خود ہی LDA کے حوالے سے کہا تھا کہ اس پر بحث رکھیں۔ جب اس پر بحث کے لئے دن مختص کیا گیا تو انہوں نے خود ہی کورم point out کر دیا جو بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ اس motion کو کوئی move نہیں کرنا چاہتا لہذا اس کو withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn. Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 3**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 4**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 5**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 6**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 7**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 8**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER:** Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman)**: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

## مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015

**MR ACTING SPEAKER**: First reading starts. Now, we take up the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mr Ehsan Riaz Fatyana and others.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 2

**MR ACTING SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 3

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion move is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

## مسودہ قانون (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015

**MR ACTING SPEAKER**: First reading starts. Now, we take up the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar:

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul- Mehmood and others. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 3**

**MR ACTING SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 4**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 5**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 6**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed

Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 7**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 8**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 9

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 10

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 11

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 12

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 13**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 14**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion move is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

**مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015**

**MR ACTING SPEAKER**: First reading starts. Now, we take up the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it. Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**جناب قائم مقام سپیکر**: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

**CLAUSE 2**

**MR ACTING SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 3**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 4**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR ACTING SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, be passed."

**MR ACTING SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

**جناب قائم مقام سپیکر:** فنانس منسٹر صاحب!آپ نے کمیٹی کے حوالے سے بتانا تھا؟

**وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):** جناب سپیکر!چونکہ میں یہاں ایوان میں تھا اس لئے میں آپ کو Monday کو بتا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ آپ کی ذمہ داری ہے، یہ فنانس کمیٹی کا decision ہے آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کریں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب کو بھی سختی سے ہدایت کریں کہ اس decision پر implement کر کے ہمیں جواب دیں اس پر کوئی دوسری رائے نہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں صرف اتنا issue ہے کہ جو Letter Finance Department نے جاری کیا ہے اُس کو withdraw کر لیں تو سارا معاملہ ختم ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک ندیم کامران صاحب! فنانس منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں، قابل احترام ہیں اور انہوں نے یہاں ایوان میں ہی undertaking دی ہے اور commitment کی ہے کہ وہ اس matter کو انشاء اللہ دو تین دن میں حل کر کے اس ایوان کو آگر بتائیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! کیا آپ نے Monday کا فرمایا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انشاء اللہ Monday والے دن یہ ایوان میں بتائیں گے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 9-مارچ 2015 بروز سوموار دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---